49

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ6۔ جون2013

تلاوت قرآن پاک و نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

1۔ منتخب اراکین جنہوں نے ابھی تک حلف نہیں اٹھایا، اگر کوئی ہوں، کی حلف برداری۔

2۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 130(3)اور(4) کے تحت وزیر اعلیٰ کا انتخاب

51

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پہلا اجلاس

جمعرات6۔جون2013

(یوم الخمیس،26۔رجب المرجب1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 28 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (21) الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً
وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ
فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (22) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ
رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا
شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (23)

سُوْرَةُ البَقَرَة آیات21تا23

لوگو!اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو(21) جس نے تمھارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع و اقسام کے میوے پیدا کئے۔ پس کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو(22) اور اگر تم کو اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ عربی) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو(23)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

شہر طیبہ تیرے بازار مہکتے ہوں گے
تیری گلیوں سے جو سرکار ﷺ گزرتے ہوں گے
حُسن کامل سے کوئی نظر ہٹائے کیسے
دیکھنے والے انہیں دیکھتے رہتے ہوں گے
مُسکرا کر وہ کبھی بات جو کرتے ہوں گے
خُوشبوئیں پھیلتی اور رنگ بکھرتے ہوں گے

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ممبران!۔۔۔

(اس مرحلہ پر نامزد وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا، شیر آیا" کی نعرہ بازی)

جی، تشریف رکھیں۔ آج کی نشست کے ایجنڈے کا پہلا آئٹم اُن ممبران کا حلف ہے جنہوں نے ابھی تک حلف نہیں لیا لہذا اگر کوئی ایسے منتخب ممبران ایوان میں موجود ہیں تو وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں، حلف لیں اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر، صوبائی اسمبلی "سردار محمد جمال خان لغاری، پی پی 245" نے حلف لیا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائے)

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ آپ کو مبارک ہو۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! خیر مبارک، بہت شکریہ

میاں محمود الرشید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمود الرشید: جناب سپیکر! اپوزیشن کے لئے جو نشستیں مخصوص ہیں ان پر حزب اقتدار کے ممبران تشریف فرما ہیں اور جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ممبران کھڑے ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اپوزیشن کی نشستوں پر حکومتی ممبران بیٹھے ہوئے ہیں تو ہم کدھر جائیں؟

جناب سپیکر: گزارش یہ ہے کہ یہاں ایوان میں نیچے نشستوں کی تعداد 261 ہے اور اوپر 110 ممبران کے لئے گنجائش موجود ہے چونکہ قواعد کے تحت معزز ممبران کا چیمبرز میں موجود رہنا مجبوری ہے لہذا آج کے دن آپ کو اس میں تعاون کرنا پڑے گا۔ بہت شکریہ

چودھری مونس الہیٰ: جناب سپیکر! یہ نشستیں اپوزیشن کو آپ نے allocate کی ہیں۔ ان کی allocation آپ نے ہی کی ہے۔

ٹریژری بنچوں کے معزز ممبران نے اپوزیشن بنچوں پر قبضہ کیا ہوا ہے اور ہمارے معزز ممبران ایوان میں کھڑے ہیں۔ جناب والا نے allocation بھی کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو بھی پتا ہے کہ میں نے آپ کو یہ حصہ دیا ہوا ہے۔ آپ ایوان کو in order رہنے دیں آپ کی مہربانی ہے۔ دیکھیں، میری بات سُنیں Try to listen me. Order please, order please. Order in the House.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اپوزیشن کی سیٹوں پر ٹریژری بنچوں کے معزز ممبران بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: میری بات سُنیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے House of Commons بھی یقیناً دیکھا ہو گا تو اُس میں بھی اسی طرح گنجائش نہیں ہوتی ہے۔ میں ابھی ان سیٹوں کو خالی کرواتا ہوں۔ جو معزز ممبران حزب اقتدار اپوزیشن کی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں میں اُن سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اِدھر تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے معزز ممبران حزب اختلاف کی نشستیں خالی کر دیں)

وزیر اعلیٰ کا انتخاب

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران! آئین کے آرٹیکل 130 کے تحت وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے آج کا دن مقرر ہے۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 17 کے مطابق کاغذات نامزدگی مقررہ دن سے ایک دن پہلے یعنی کل 5 بجے تک سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کرائے جانے تھے۔ مقررہ وقت تک سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کرائے جانے والے کاغذات نامزدگی کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔ وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے کل 14 کاغذات نامزدگی موصول ہوئے۔ 13 کاغذات نامزدگی مورخہ 4- جون دوپہر 12 بج کر 30 منٹ پر موصول ہوئے۔ ان 13 کاغذات نامزدگی کے ذریعے میاں محمد شہباز شریف، ممبر صوبائی اسمبلی، پی پی-159 کو امیدوار برائے وزیر اعلیٰ نامزد کیا گیا ہے۔ ان کے تجویز کنندگان / تائید کنندگان کی تفصیل ذیل ہے:

1-	رانا ثناء اللہ خان	پی پی-70	(تجویز کنندہ)
2-	راجہ اشفاق سرور	پی پی-1	(تائید کنندہ)
3-	مہر اعجاز احمد اچلانہ	پی پی-265	(تجویز کنندہ)
4-	جناب عبدالوحید چودھری	پی پی-196	(تائید کنندہ)

5۔	چودھری محمد اقبال	پی پی۔98	(تجویز کنندہ)
6۔	چودھری رضا نصر اللہ گھمن	پی پی۔62	(تائید کنندہ)
7۔	محترمہ نغمہ مشتاق	پی پی۔206	(تجویز کنندہ)
8۔	سردار عاطف حسین خان مزاری	پی پی۔250	(تائید کنندہ)
9۔	جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)	پی پی۔130	(تجویز کنندہ)
10۔	جناب عبدالروف مغل	پی پی۔94	(تائید کنندہ)
11۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	ڈبلیو۔298	(تجویز کنندہ)
12۔	محترمہ کرن عمران	ڈبلیو۔299	(تائید کنندہ)
13۔	سید زعیم حسین قادری	پی پی۔154	(تجویز کنندہ)
14۔	ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ	پی پی۔28	(تائید کنندہ)
15۔	ملک محمد وارث کلو	پی پی۔42	(تجویز کنندہ)
16۔	جناب آصف سعید منیس	پی پی۔238	(تائید کنندہ)
17۔	رانا عبدالروف	پی پی۔279	(تجویز کنندہ)
18۔	چودھری محمد شفیق	پی پی۔296	(تائید کنندہ)
19۔	ملک ندیم کامران	پی پی۔221	(تجویز کنندہ)
20۔	جناب عمران خالد بٹ	پی پی۔91	(تائید کنندہ)
21۔	ملک محمد اقبال چنڑ	پی پی۔272	(تجویز کنندہ)
22۔	جناب محمد آصف ملک	پی پی۔41	(تائید کنندہ)
23۔	رانا مشہود احمد خان	پی پی۔149	(تجویز کنندہ)
23۔	رانا محمد ارشد	پی پی۔171	(تائید کنندہ)
25۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	پی پی۔141	(تجویز کنندہ)
26۔	شیخ علاؤالدین	پی پی۔181	(تائید کنندہ)

اگلا ایک کاغذ نامزدگی مورخہ 4۔جون بوقت دوپہر ایک بجے موصول ہوا جس کے ذریعے میاں محمود الرشید، ممبر صوبائی اسمبلی، پی پی۔151 کو امیدوار برائے وزیر اعلیٰ نامزد کیا گیا۔

1۔	ڈاکٹر مراد راس	پی پی۔152	(تجویز کنندہ)
2۔	محترمہ شُنیلا رُوت	این ایم۔371	(تائید کنندہ)

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 18 کے تحت میں نے کاغذات نامزدگی کی پڑتال کی۔ پڑتال کے بعد تمام کاغذات درست پائے گئے۔اس سے پہلے کہ میں انتخاب کی کارروائی کے آغاز کا اعلان کروں میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے طریق کار کے بارے میں بتائیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ہم پاکستان پیپلز پارٹی کے معزز ممبران پنجاب اسمبلی وزیر اعلیٰ کے انتخاب سے abstain کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، سیکرٹری اسمبلی!

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے گوشوارہ دوئم کے مطابق ووٹ ریکارڈ کروانے کی کارروائی کچھ اس طرح ہو گی۔ جونہی جناب سپیکر کارروائی کا باقاعدہ آغاز کریں گے تو پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی تاکہ جو معزز ممبران اوپر تشریف فرما ہیں، جو معزز ممبران ایوان میں موجود نہ ہوں وہ مین چیمبر میں تشریف لا سکیں۔ جونہی گھنٹیاں بجنی بند ہوں گی، لابیوں کے تمام دروازے لاک کر دیئے جائیں گے جب تک ووٹنگ مکمل نہیں ہو جاتی کسی معزز ممبر یا عملے کے کسی شخص کو اندر یا باہر جانے کی اجازت نہ ہو گی۔ پھر جناب سپیکر اعلان کریں گے کہ جو معزز ممبران میاں محمد شہباز شریف کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ قطار میں جناب سپیکر کے دائیں جانب والی لابی کے دروازے سے گزریں گے اور جو معزز ممبران میاں محمود الرشید کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ قطار میں جناب سپیکر کے بائیں جانب والی لابی کے دروازے سے گزریں گے۔ ووٹ کا اندراج کروانے کے لئے ہر معزز ممبر اپنا ڈویژن نمبر پکارے گا، دونوں دروازوں پر شمار کنندہ کھڑے ہیں جو اُن کے ووٹ کا اندراج کریں گے۔ ڈویژن نمبر کے سلسلے میں وضاحت یہ ہے کہ جنرل سیٹوں سے منتخب ہونے والے ممبران کا پی پی نمبر ہی اُن کا ڈویژن نمبر ہو گا جبکہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والے ممبران کا ڈبلیو یا این ایم نمبر جو انہیں سیکرٹریٹ ہذا کی طرف سے پہلے الاٹ کیا جا چکا ہے ان کا ڈویژن نمبر شمار ہو گا۔ شمار کنندہ ڈویژن لسٹ میں سے اُن کے نام پر نشان لگانے سے پہلے ہر معزز ممبر کا نام پکارے گا۔ ہر معزز ممبر اس امر کا اطمینان کرنے کے بعد کہ اُن کے ووٹ کا صحیح اندراج ہو چکا ہے لابی میں چلا جائے گا اور ووٹنگ مکمل ہونے تک وہ دوبارہ ایوان میں نہیں آئے گا۔ ووٹنگ کا اندراج مکمل ہونے کے بعد ڈویژن لسٹوں سے ووٹوں کی گنتی کی جائے گی۔ پھر دو منٹ تک دوبارہ گھنٹیاں بجائی

جائیں گی تاکہ معزز ممبران لابی سے اپنی نشستوں پر تشریف لے آئیں۔ گھنٹی بند ہونے پر جناب سپیکر ووٹنگ کے نتیجہ کا اعلان فرمائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب ہم انتخاب کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز کرتے ہیں۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں جو صاحبان باہر ہیں وہ اندر تشریف لائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: اب وقت ہو گیا ہے۔ تمام لابیوں کے دروازے lock کر دیئے جائیں۔ باہر کی لابی بھی lock کر دی جائے اور کسی بھی معزز ممبر یا عملہ کے دیگر شخص کو اس وقت تک باہر جانے یا اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے جب تک ووٹنگ مکمل نہ ہو جائے۔ جو معزز ممبران میاں محمد شہباز شریف ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب پی پی۔159 کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ ایک قطار میں میرے دائیں طرف والے دروازے سے ووٹ کا اندراج کرانے کے بعد لابی میں تشریف لے جائیں اور جو معزز ممبران میاں محمود الرشید ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب پی پی۔151 کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ ایک قطار میں میرے بائیں طرف والے دروازے سے ووٹ کا اندراج کرانے کے بعد لابی میں تشریف لے جائیں۔ تمام معزز ممبران اس وقت تک لابی میں موجود رہیں گے جب تک دوبارہ گھنٹی نہ بجائی جائے۔ میری ممبران اسمبلی سے گزارش ہے کہ پہلے خواتین ممبران کو ووٹ کا اندراج کرانے کا موقع دیا جائے۔ اس کے علاوہ دو ممبران کو medical problem ہے ان کے ووٹ ادھر ہی درج کر لئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اسمبلی اپنے اپنے ووٹ کا اندراج کرا کر لابی میں جانا شروع ہو گئے)

ڈویژن لسٹ کے مطابق میاں محمد شہباز شریف کو ڈالے گئے ووٹ

(ڈویژن لسٹ کے مطابق مندرجہ ذیل 300 معزز ممبران اسمبلی
نے میاں محمد شہباز شریف کے حق میں ووٹ ڈالے)

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
1.	راجہ اشفاق سرور	پی پی۔1
2.	راجہ محمد علی	پی پی۔2
3.	جناب افتخار احمد	پی پی۔3
4.	راجہ شوکت عزیز بھٹی	پی پی۔4
5.	انجینئر قمر الاسلام راجہ	پی پی۔5

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.6	ملک افتخار احمد	پی پی۔10
.7	راجہ عبدالحنیف	پی پی۔14
.8	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	پی پی۔16
.9	جناب محمد شاویز خان	پی پی۔17
.10	جناب شیر علی خان	پی پی۔18
.11	جناب ظفر اقبال	پی پی۔19
.12	چودھری لیاقت علی خان	پی پی۔20
.13	جناب تنویر اسلم ملک	پی پی۔21
.14	جناب ذوالفقار علی خان	پی پی۔22
.15	ملک محمد ظہور انور	پی پی۔23
.16	راجہ محمد اویس خان	پی پی۔24
.17	مہر محمد فیاض	پی پی۔25
.18	چودھری لال حسین	پی پی۔26
.19	جناب نذر حسین	پی پی۔27
.20	ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ	پی پی۔28
.21	جناب غلام دستگیر لک	پی پی۔29
.22	چودھری طاہر احمد سندھو، ایڈووکیٹ	پی پی۔30
.23	میاں مناظر حسین رانجھا	پی پی۔31
.24	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	پی پی۔33
.25	ڈاکٹر نادیہ عزیز	پی پی۔34
.26	چودھری فیصل فاروق چیمہ	پی پی۔35
.27	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان	پی پی۔36
.28	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	پی پی۔37
.29	سردار بہادر خان میکن	پی پی۔38
.30	ملک محمد جاوید اقبال اعوان	پی پی۔39
.31	جناب کرم الٰہی بندیال	پی پی۔40
.32	جناب محمد آصف ملک	پی پی۔41
.33	ملک محمد وارث کلو	پی پی۔42

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
34.	جناب امانت اللہ خان شادی خیل	پی پی۔43
35.	جناب امیر محمد خان	پی پی۔47
36.	جناب نجیب اللہ خان	پی پی۔48
37.	جناب غضنفر عباس چھینہ	پی پی۔49
38.	جناب عامر عنایت خان شاہانی	پی پی۔50
39.	جناب محمد افضل ساہی	پی پی۔52
40.	محترمہ عفت معراج اعوان	پی پی۔53
41.	رائے حیدر علی خان	پی پی۔54
42.	رانا شعیب ادریس خان	پی پی۔55
43.	رائے محمد عثمان خان کھرل	پی پی۔56
44.	جناب جعفر علی ہوچہ	پی پی۔57
45.	جناب احسن ریاض فیتانہ	پی پی۔58
46.	جناب عارف محمود گل	پی پی۔59
47.	راؤ کاشف رحیم خان	پی پی۔60
48.	جناب نعیم اللہ گل	پی پی۔61
49.	چودھری رضا نصر اللہ لھمن	پی پی۔62
50.	جناب محمد اجمل آصف	پی پی۔63
51.	جناب ظفر اقبال ناگرا	پی پی۔64
52.	حاجی محمد الیاس انصاری	پی پی۔65
53.	حاجی خالد سعید	پی پی۔66
54.	چودھری فقیر حسین ڈوگر	پی پی۔67
55.	شیخ اعجاز احمد	پی پی۔68
56.	میاں طاہر	پی پی۔69
57.	رانا ثناء اللہ خان	پی پی۔70
58.	ملک محمد نواز	پی پی۔71
59.	خواجہ محمد اسلام	پی پی۔72
60.	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	پی پی۔73
61.	مولانا محمد رحمت اللہ	پی پی۔74

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
62.	جناب امتیاز احمد لالی	پی پی۔75
63.	جناب محمد ثقلین انور سپرا	پی پی۔76
64.	جناب خرم عباس سیال	پی پی۔77
65.	محترمہ راشدہ یعقوب	پی پی۔78
66.	مہر خالد محمود سرگانہ	پی پی۔79
67.	جناب خالد غنی چودھری	پی پی۔80
68.	جناب افتخار احمد خان	پی پی۔81
69.	میاں محمد اعظم	پی پی۔82
70.	جناب محمد عون عباس	پی پی۔83
71.	چودھری بلال اصغر وڑائچ	پی پی۔84
72.	جناب عبدالقدیر علوی	پی پی۔85
73.	جناب امجد علی جاوید	پی پی۔86
74.	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان	پی پی۔87
75.	محترمہ نازیہ راحیل	پی پی۔88
76.	میاں محمد رفیق	پی پی۔90
77.	جناب عمران خالد بٹ	پی پی۔91
78.	جناب محمد نواز چوہان	پی پی۔92
79.	چودھری اشرف علی انصاری	پی پی۔93
80.	جناب عبدالرؤف مغل	پی پی۔94
81.	پیر غلام فرید	پی پی۔95
82.	جناب محمد توفیق بٹ	پی پی۔96
83.	چودھری محمد اشرف وڑائچ	پی پی۔97
84.	چودھری محمد اقبال	پی پی۔98
85.	جناب قیصر اقبال سندھو	پی پی۔99
86.	چودھری شمشاد احمد خان	پی پی۔100
87.	محترمہ ریاض امانت علی ورک	پی پی۔101
88.	چودھری رفاقت حسین گجر ایڈووکیٹ	پی پی۔102
89.	جناب اکمل سیف چٹھہ	پی پی۔103

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.90	جناب شوکت منظور چیمہ	پی پی۔104
.91	ملک فیاض احمد اعوان	پی پی۔105
.92	چودھری محمد اسداللہ	پی پی۔106
.93	سید شعیب شاہنواز	پی پی۔107
.94	نوابزادہ حیدر مہدی	پی پی۔108
.95	میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ	پی پی۔109
.96	حاجی عمران ظفر	پی پی۔111
.97	چودھری محمد اشرف	پی پی۔112
.98	میاں طارق محمود	پی پی۔113
.99	ملک محمد حنیف اعوان	پی پی۔114
.100	چودھری شبیر احمد	پی پی۔115
.101	محترمہ حمیدہ وحیدالدین	پی پی۔116
.102	سید طارق یعقوب	پی پی۔117
.103	جناب شفقت محمود	پی پی۔119
.104	سید محمد محفوظ مشہدی	پی پی۔120
.105	رانا محمد اقبال ہرنا	پی پی۔121
.106	چودھری محمد اکرم	پی پی۔122
.107	رانا عبدالستار خان	پی پی۔124
.108	چودھری طارق سبحانی	پی پی۔125
.109	رانا لیاقت علی	پی پی۔126
.110	جناب منور احمد گل	پی پی۔127
.111	رانا محمد افضل	پی پی۔128
.112	چودھری محسن اشرف	پی پی۔129
.113	جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ	پی پی۔130
.114	چودھری ارشد جاوید وڑائچ	پی پی۔131
.115	جناب اویس قاسم خان	پی پی۔132
.116	جناب ابوحفص محمد غیاث الدین	پی پی۔133
.117	جناب منان خان	پی پی۔134

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.118	خواجہ محمد وسیم	پی پی۔135
.119	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	پی پی۔136
.120	خواجہ عمران نذیر	پی پی۔137
.121	جناب غزالی سلیم بٹ	پی پی۔138
.122	جناب بلال یٰسین	پی پی۔139
.123	جناب ماجد ظہور	پی پی۔140
.124	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	پی پی۔141
.125	چودھری شہباز احمد	پی پی۔143
.126	باؤ اختر علی	پی پی۔144
.127	جناب محمد وحید گل	پی پی۔145
.128	حاجی ملک محمد وحید	پی پی۔146
.129	جناب محسن لطیف	پی پی۔147
.130	رانا مشہود احمد خان	پی پی۔149
.131	جناب رمضان صدیق بھٹی	پی پی۔153
.132	سید زعیم حسین قادری	پی پی۔154
.133	میاں نصیر احمد	پی پی۔155
.134	چودھری یاسین سوہل	پی پی۔156
.135	جناب محمد تجمل حسین	پی پی۔157
.136	ملک غلام حبیب اعوان	پی پی۔158
.137	میاں محمد شہباز شریف	پی پی۔159
.138	ملک سیف الملوک کھوکھر	پی پی۔160
.139	جناب محمد خرم گلفام	پی پی۔162
.140	جناب خرم اعجاز چٹھہ	پی پی۔163
.141	پیر محمد اشرف رسول	پی پی۔164
.142	چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ	پی پی۔165
.143	جناب فیضان خالد ورک	پی پی۔166
.144	جناب محمد عارف خان سندھیلہ	پی پی۔167
.145	جناب علی سلمان	پی پی۔168

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.146	جناب سجاد حیدر گجر	پی پی۔169
.147	رانا محمد ارشد	پی پی۔171
.148	ملک ذوالقرنین ڈوگر	پی پی۔172
.149	جناب محمد کاشف	پی پی۔173
.150	جناب جمیل حسن خان	پی پی۔174
.151	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی	پی پی۔175
.152	جناب محمد انیس قریشی	پی پی۔176
.153	جناب محمد نعیم صفدر انصاری	پی پی۔177
.154	ملک احمد سعید خان	پی پی۔178
.155	ملک محمد احمد خان	پی پی۔179
.156	شیخ علاؤالدین	پی پی۔181
.157	جناب محمود انور	پی پی۔182
.158	محترمہ ثمینہ نور	پی پی۔185
.159	جناب جاوید علاؤالدین ساجد	پی پی۔186
.160	سید رضا علی گیلانی	پی پی۔187
.161	چودھری افتخار حسین چھچھر	پی پی۔188
.162	میاں محمد منیر	پی پی۔190
.163	میاں یاور زمان	پی پی۔191
.164	جناب علی عباس	پی پی۔192
.165	جناب عبدالوحید چودھری	پی پی۔196
.166	حاجی احسان الدین قریشی	پی پی۔197
.167	پیرزادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ	پی پی۔198
.168	ملک محمد علی کھوکھر	پی پی۔199
.169	جناب شوکت حیات خان بوسن	پی پی۔200
.170	ملک مظہر عباس راں	پی پی۔201
.171	رائے منصب علی خان	پی پی۔202
.172	رانا طاہر شبیر	پی پی۔203
.173	رانا اعجاز احمد نون	پی پی۔204

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.174	جناب مہدی عباس خان	پی پی۔205
.175	محترمہ نغمہ مشتاق	پی پی۔206
.176	جناب محمد عامر اقبال شاہ	پی پی۔207
.177	پیرزادہ محمد جہانگیر سلطان	پی پی۔208
.178	ملک سجاد حسین جوئیہ	پی پی۔209
.179	جناب احمد خان بلوچ	پی پی۔211
.180	جناب محمد اکبر حیات ہراج	پی پی۔212
.181	سید حسین جہانیاں گردیزی	پی پی۔213
.182	جناب نشاط احمد خان ڈاہا	پی پی۔214
.183	چودھری فضل الرحمٰن	پی پی۔215
.184	جناب عامر حیات ہراج	پی پی۔216
.185	جناب کرم داد واہلہ	پی پی۔219
.186	پیر خضر حیات شاہ کھگہ	پی پی۔220
.187	ملک ندیم کامران	پی پی۔221
.188	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	پی پی۔222
.189	جناب محمد ارشد خان لودھی	پی پی۔223
.190	چودھری محمد ارشد جٹ	پی پی۔225
.191	جناب محمد حنیف جٹ	پی پی۔226
.192	میاں عطاء محمد خان مانیکا	پی پی۔227
.193	میاں نوید علی	پی پی۔228
.194	ڈاکٹر فرخ جاوید	پی پی۔230
.195	پیر کاشف علی چشتی	پی پی۔231
.196	چودھری محمد یوسف کسیلیہ	پی پی۔232
.197	چودھری ارشاد احمد آرائیں	پی پی۔233
.198	میاں عرفان دولتانہ	پی پی۔234
.199	جناب بلال اکبر بھٹی	پی پی۔235
.200	جناب محمد ثاقب خورشید	پی پی۔236
.201	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	پی پی۔237

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.202	جناب آصف سعید منیس	پی پی۔238
.203	جناب جاوید اختر	پی پی۔242
.204	سید عبدالعلیم	پی پی۔244
.205	سردار محمد جمال خان لغاری	پی پی۔245
.206	جناب محمود قادر خان	پی پی۔246
.207	سردار شیر علی گورچانی	پی پی۔248
.208	سردار نصر اللہ خان دریشک	پی پی۔249
.209	سردار عاطف حسین خان مزاری	پی پی۔250
.210	ملک احمد یار ہنجرا	پی پی۔251
.211	جناب محمد ذیشان گورمانی	پی پی۔252
.212	ملک غلام مرتضیٰ رحیم کھر	پی پی۔253
.213	میاں علمدار عباس قریشی	پی پی۔255
.214	جناب محمد عمران قریشی	پی پی۔256
.215	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	پی پی۔257
.216	سید ہارون احمد سلطان بخاری	پی پی۔258
.217	سردار خان محمد خان جتوئی	پی پی۔259
.218	سید محمد سبطین رضا	پی پی۔260
.219	سردار عامر طلال گوپانگ	پی پی۔261
.220	سردار قیصر عباس خان مگسی	پی پی۔264
.221	مہر اعجاز احمد اچلانہ	پی پی۔265
.222	چودھری اشفاق احمد	پی پی۔266
.223	مخدوم سید افتخار حسن گیلانی	پی پی۔267
.224	قاضی عدنان فرید	پی پی۔268
.225	سردار خالد محمود وارن	پی پی۔269
.226	میاں محمد شعیب اویسی	پی پی۔270
.227	ڈاکٹر سید وسیم اختر	پی پی۔271
.228	ملک محمد اقبال چنڑ	پی پی۔272
.229	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	پی پی۔273

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.230	جناب محمد افضل گل	پی پی۔274
.231	چودھری خالد محمود ججہ	پی پی۔275
.232	میاں فدا حسین	پی پی۔277
.233	جناب شوکت علی لا لیکا	پی پی۔278
.234	رانا عبدالرؤف	پی پی۔279
.235	جناب احسان الحق باجوہ	پی پی۔281
.236	چودھری زاہد اکرم	پی پی۔282
.237	چودھری غلام مرتضیٰ	پی پی۔283
.238	جناب محمد نعیم انور	پی پی۔284
.239	مخدوم سید محمد مسعود عالم	پی پی۔285
.240	میاں محمد اسلام اسلم	پی پی۔287
.241	سردار محمد نواز خان	پی پی۔288
.242	جناب محمد اعجاز شفیع	پی پی۔290
.243	مخدوم ہاشم جواں بخت	پی پی۔291
.244	جناب محمد عمر جعفر	پی پی۔293
.245	چودھری محمود الحسن چیمہ	پی پی۔294
.246	چودھری محمد شفیق	پی پی۔296
.247	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	ڈبلیو۔298
.248	محترمہ کرن عمران	ڈبلیو۔299
.249	محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز	ڈبلیو۔301
.250	سیدہ عظمیٰ قادری	ڈبلیو۔302
.251	محترمہ شاہین اشفاق	ڈبلیو۔303
.252	محترمہ پروین اختر	ڈبلیو۔305
.253	محترمہ صباء صادق، ایڈووکیٹ	ڈبلیو۔306
.254	محترمہ شاہجہاں	ڈبلیو۔307
.255	محترمہ رخسانہ کوکب	ڈبلیو۔308
.256	محترمہ مہوش سلطانہ	ڈبلیو۔309
.257	محترمہ فرزانہ بٹ	ڈبلیو۔310

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.258	محترمہ سمیرا سمیع	ڈبلیو۔311
.259	محترمہ شمیلہ اسلم	ڈبلیو۔312
.260	محترمہ سلطانہ شاہین	ڈبلیو۔313
.261	محترمہ نسیم لودھی	ڈبلیو۔314
.262	محترمہ فرحانہ افضل	ڈبلیو۔315
.263	محترمہ جوئیس روفن جولیئس	ڈبلیو۔316
.264	محترمہ عائشہ جاوید	ڈبلیو۔317
.265	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	ڈبلیو۔318
.266	محترمہ سعدیہ ندیم ملک	ڈبلیو۔319
.267	ڈاکٹر نجمہ افضل خان	ڈبلیو۔320
.268	محترمہ کنول نعمان	ڈبلیو۔321
.269	محترمہ ثریا نسیم	ڈبلیو۔322
.270	ڈاکٹر فرزانہ نذیر	ڈبلیو۔323
.271	محترمہ نجمہ بیگم	ڈبلیو۔324
.272	محترمہ ثوبیہ انور ستی	ڈبلیو۔325
.273	محترمہ شیبنہ زکریا بٹ	ڈبلیو۔326
.274	محترمہ حسینہ بیگم	ڈبلیو۔327
.275	محترمہ فرح منظور	ڈبلیو۔328
.276	محترمہ گلناز شہزادی	ڈبلیو۔329
.277	محترمہ عذرا صابر خان	ڈبلیو۔330
.278	محترمہ سائرہ افتخار	ڈبلیو۔331
.279	محترمہ لبنیٰ فیصل	ڈبلیو۔332
.280	محترمہ تمکین اختر نیازی	ڈبلیو۔333
.281	محترمہ میری گل	ڈبلیو۔334
.282	محترمہ کنیز اختر	ڈبلیو۔335
.283	محترمہ طحیانون	ڈبلیو۔336
.284	بیگم خولہ امجد	ڈبلیو۔337
.285	ڈاکٹر عالیہ آفتاب	ڈبلیو۔338

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
286.	محترمہ تحسین فواد	ڈبلیو۔339
287.	محترمہ لبنیٰ ریحان	ڈبلیو۔340
288.	محترمہ سلمیٰ شاہین بٹ	ڈبلیو۔341
289.	محترمہ شمیم اختر المعروف شہزادی کبیر	ڈبلیو۔342
290.	محترمہ فوزیہ ایوب قریشی	ڈبلیو۔343
291.	محترمہ ارم حسن باجوہ	ڈبلیو۔344
292.	محترمہ راحیلہ خادم حسین	ڈبلیو۔345
293.	محترمہ مدیحہ خان	ڈبلیو۔346
294.	محترمہ نگہت شیخ	ڈبلیو۔347
295.	جناب خلیل طاہر سندھو	این ایم۔364
296.	جناب طارق مسیح گل	این ایم۔366
297.	جناب شکیل آئیون	این ایم۔367
298.	جناب رمیش سنگھ اروڑا	این ایم۔368
299.	جناب شہزاد منشی	این ایم۔369
300.	جناب ذوالفقار غوری	این ایم۔370

ڈویژن لسٹ کے مطابق میاں محمود الرشید کو ڈالے گئے ووٹ

(ڈویژن لسٹ کے مطابق مندرجہ ذیل 34 معزز ممبران اسمبلی
نے میاں محمود الرشید کے حق میں ووٹ ڈالے)

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
1.	جناب محمد صدیق خان	پی پی۔7
2.	ملک تیمور مسعود	پی پی۔8
3.	جناب آصف محمود	پی پی۔9
4.	راجہ راشد حفیظ	پی پی۔11
5.	جناب اعجاز خان	پی پی۔12
6.	جناب محمد عارف عباسی	پی پی۔13
7.	جناب اعجاز حسین بخاری	پی پی۔15
8.	چودھری عامر سلطان چیمہ	پی پی۔32

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
9.	ڈاکٹر صلاح الدین خان	پی پی۔44
10.	جناب احمد خان بھچر	پی پی۔45
11.	جناب محمد سبطین خان	پی پی۔46
12.	چودھری مونس الٰہی	پی پی۔110
13.	میاں محمد اسلم اقبال	پی پی۔148
14.	میاں محمود الرشید	پی پی۔151
15.	ڈاکٹر مراد راس	پی پی۔152
16.	سردار وقاص حسن مؤکل	پی پی۔180
17.	سردار محمد آصف نکئی	پی پی۔183
18.	جناب مسعود شفقت	پی پی۔189
19.	جناب ظہیر الدین خان علیزئی	پی پی۔194
20.	جناب جاوید اختر	پی پی۔195
21.	جناب وحید اصغر ڈوگر	پی پی۔224
22.	جناب احمد شاہ کھگہ	پی پی۔229
23.	جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی	پی پی۔239
24.	جناب عبدالمجید خان نیازی	پی پی۔262
25.	ڈاکٹر محمد افضل	پی پی۔276
26.	میاں ممتاز احمد مہاروی	پی پی۔280
27.	محترمہ سعدیہ سہیل رانا	ڈبلیو۔355
28.	ڈاکٹر نوشین حامد	ڈبلیو۔356
29.	محترمہ راحیلہ انور	ڈبلیو۔357
30.	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	ڈبلیو۔358
31.	محترمہ ناہید نعیم	ڈبلیو۔359
32.	محترمہ یاسمہ چودھری	ڈبلیو۔360
33.	محترمہ ثمینہ خاور حیات	ڈبلیو۔361
34.	محترمہ شُنیلا رُوت	این ایم۔371

وزیراعلیٰ کے انتخاب کے نتیجہ کا اعلان

جناب سپیکر: ووٹنگ مکمل ہو گئی ہے لہذا اب سیکرٹری اسمبلی ڈویژن لسٹوں سے ووٹوں کی گنتی کریں۔

(اس مرحلہ پر ڈویژن لسٹوں سے ووٹوں کی گنتی کی گئی)

دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں اور معزز ممبران سے درخواست ہے کہ وہ ایوان میں تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران متوجہ ہوں۔ ووٹوں کی گنتی کر لی گئی ہے اور اس کے مطابق میاں محمد شہباز شریف صاحب نے 300 ووٹ حاصل کئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیر شیر"
اور "میاں محمد شہباز شریف۔ زندہ باد" کی نعرہ بازی)

میاں محمود الرشید صاحب نے 34 ووٹ حاصل کئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا، شیر آیا"
اور "میاں محمد شہباز شریف۔ زندہ باد" کی نعرہ بازی)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ تشریف رکھیں اور مہربانی کر کے مجھے اعلان کرنے دیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 20 کے مطابق میاں محمد شہباز شریف ممبر صوبائی اسمبلی، پی پی۔159 کو بحیثیت وزیراعلیٰ پنجاب منتخب قرار دیا جاتا ہے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"میاں محمد شہباز شریف۔ زندہ باد اور "شیر، شیر" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"دیکھو دیکھو کون آیا۔ شیر آیا، شیر آیا"، "میاں نواز شریف زندہ باد،
میاں شہباز شریف۔ زندہ باد"، اِک واری فیر۔ شیر" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ shame کیوں کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ !تشریف رکھیں، آپ کی مہربانی ہے۔میں میاں محمد شہباز شریف صاحب کو دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے آج تیسری مرتبہ وزیراعلیٰ پنجاب منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر میاں محمد نواز شریف صاحب الحمد للہ آج جو پاکستان کے وزیراعظم اور میاں محمد شہباز شریف صاحب آپ کا اور آپ کی ٹیم کا اور آپ کی تمام مسلم لیگ(ن) کی قیادت جنہوں نے مجھ ناچیز پر یہ مہربانی فرمائی ہے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ الحمد للہ آپ نے بحیثیت وزیراعلیٰ پنجاب اپنے آپ کو خادم اعلیٰ پنجاب کہلاتے ہوئے جس انداز سے اس صوبے کی خدمت کی ہے اور میں نے تو پہلے بھی یہ عرض کی تھی کہ پنجاب کی عوام ماشاء اللہ بہت خوش قسمت ہے جن کو ایسا وزیراعلیٰ ملا جس نے اپنے آپ کو ثابت کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

سیلاب ہو، ڈینگی ہو، بیماریوں مصیبتوں سے بچانے کے لئے جو بھی اقدامات وہ کر سکتے تھے، سیلاب زدگان کی بحالی کے لئے اور ڈینگی کے خاتمہ کے لئے انہوں نے جو بھی اقدامات کئے اور جو ہمارا ایک سکول سسٹم انہوں نے دیا دانش سکول سسٹم، میٹرو بس سسٹم، طلباء وطالبات کے لئے لیپ ٹاپ، سولر انرجی لیمپ اور گڈ گورننس، پنجاب کی جو گڈ گورننس ہے میرے خیال میں سارے پاکستان میں اور دنیا میں آپ کا نام اچھے الفاظ میں لیا جاتا ہے۔میں ایک بات اور کرتا چلوں اور آپ سب کو بتاتا چلوں جو نئے آنے والے ہیں کیونکہ پرانے جو ساتھی ہیں ان کو تو میں نے 8۔جون 2008 کو بتا دیا تھا کہ میاں محمد شہباز شریف کے اندر ماشاء اللہ پندرہ کمپیوٹر لگے ہوئے ہیں جس کا سب کو پتا ہونا چاہیئے۔دس تو ان کی انگلیوں میں ہیں، دو کانوں میں ہیں، دو آنکھوں میں ہیں، ایک منہ میں ہے اور جو سر میں ہے ان کا کسی کو کوئی علم نہیں۔اس صوبے کی خدمت میں، میرے خیال میں آپ نے جو کردار ادا کیا۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا!آپ تو ان کی تعریف کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے بولنے دیں، آپ کی مہربانی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر!آپ تعریف نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ مجھے interrupt نہ کریں، interrupt نہ کریں۔میں اُن کی تعریف نہیں کر رہا، ان کے کام سب سے ان کی تعریف کروا رہے ہیں، آپ سے بھی کروائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیر، شیر" کی نعرہ بازی)

میں نے جو باتیں کی ہیں، میری بہن وہ حقیقت کے موتی ہیں جن کو میں نے واقعات کی لڑیوں میں پرو کر آپ کو بتایا ہے۔آپ انشاءاللہ ان کو یاد رکھیں گے اور میں امید واثق رکھتا ہوں کہ جس طرح سے ہمیں challenges ہیں، challenges کا سامنا ہے تو میں کہتا ہوں کہ :

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے
(نعرہ ہائے تحسین)
چیتے کا جگر چاہئے، شاہین کا تجسس
جی سکتے ہیں بے روشنیٔ دانش و فرہنگ
(نعرہ ہائے تحسین)

میں اب میاں محمود الرشید صاحب سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ پہلے آپ کچھ بولنا چاہیں گے ؟

میاں محمود الرشید: پہلے میاں محمد شہباز شریف صاحب بات کر لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پہلے آپ اپنا خطاب فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"شیر، شیر۔اِک واری فیر"، دیکھو دیکھو کون آیا شیر آیا، شیر آیا" کی نعرہ بازی)

نومنتخب وزیر اعلیٰ کا خطاب

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!آج سب سے پہلے ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالانا ہے جس نے اپنی کمال مہربانی سے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران کو عوام کے ووٹوں کی بدولت عزت و توقیر بخشی۔یہ ذمہ داری ہم سب کے کندھوں پر آچکی ہے کہ پنجاب کے دس کروڑ عوام نے اپنے ووٹوں اور دُعاؤں سے اس ایوان کو منتخب کیا ہے اس لئے کہ اب اندھیرے چھَٹ جانے چاہئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

پاکستان اور یہ صوبہ پنجاب اُجالوں کی طرف رواں دواں ہے۔میں سب سے پہلے آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس ایوان میں آپ کو اپنی سوچ کے مطابق بہت بھاری اکثریت سے دوبارہ سپیکر منتخب کروایا ہے۔میں اور میری پارٹی کے تمام معزز ممبران آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ اس ایوان کو پہلے کی طرح اور اس سے بھی اچھا چلانے کے لئے ہم

انشاءاللہ آپ کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ میں لیڈر آف دی اپوزیشن محترم میاں محمود الرشید کو اور ان کے ساتھیوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان کو ان کے حلقے کے عوام نے منتخب کیا اور ان کی پارٹی نے ان کو یہاں پر لیڈر آف دی اپوزیشن منتخب کیا ہے۔ میں میاں صاحب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے یقین دلاتا ہوں کہ اس ایوان کو باوقار بنانے، ایوان کے معاملات چلانے، پنجاب کے عوام کے مسائل حل کرنے اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے میں آپ کے پاس خود حاضر ہوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

میری پارٹی کے ممبران اور ہم چاہیں گے کہ ہم کو آج جو چیلنجز درپیش ہیں، مل کر نہ صرف ان کا سامنا کیا جائے بلکہ ہم ان چیلنجز کو پنجاب اور پاکستان کی خوشحالی اور ترقی کی طرف موڑ دیں۔میں یہاں پر موجود باقی تمام پارٹیوں کے معزز ممبران اوران کے لیڈرز کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔آج اس ایوان نے ایک مرتبہ پھر اپنی کمال مہربانی سے مجھ پر جو اعتماد کا اظہار کیا ہے میں ماسوائے اس بات کے کیا عرض کروں کہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل و کرم اور آپ کا یہ بے پناہ اعتماد، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے اس اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! الیکشن ہو چکے، الیکشن کی باتیں گزر گئیں، تقاریر ہو چکیں اب کام کرنے کا وقت ہے، اب پاکستان اور اس صوبے میں سب سے بڑا مسئلہ لوڈشیڈنگ کا ہے، لوڈشیڈنگ نے پاکستان کی معیشت کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ اس وقت ہماری زراعت پیلی ہو چکی کیونکہ بجلی نہ ہونے کی بنا پر ٹیوب ویل بند ہیں اور ڈیزل انتہائی مہنگا ہے۔ بجلی کے ساتھ کھاد بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے، صنعت و حرفت، صنعتوں کی چمنیوں سے دھواں نکلنا بند ہو گیا، ہزاروں لاکھوں لوگ بے روزگار ہو چکے ہیں۔ پاکستان کی ایکسپورٹس کو بہت کاری ضرب لگی ہے، پاکستان کے زرمبادلہ کے جو ذخائر ہیں وہ اس وقت پندرہ سولہ ارب ڈالر سے گھٹ کر شاید پانچ چھ ارب ڈالر تک آ چکے ہیں جو کہ ایک خطرے کی گھنٹی ہے۔ قصہ مختصر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پاکستان میں جہاں پر ہمیں بڑے بڑے چیلنجز کا سامنا ہے، بجلی کی لوڈشیڈنگ، بجلی نہ ہونے کی بنا پر اندھیرے پاکستان کی جڑوں کو ہلا رہے ہیں اس لئے میں آپ سے اور آپ کے توسط سے اس ایوان سے ملتمس ہوں اور اپیل کروں گا کہ ہمیں اکٹھے ہو کر اس میں حکومتی بنچوں یا حزب اختلاف کی کوئی تمیز نہیں ہونی چاہئے، ہمیں مل کر اپنی قوم کو اندھیروں سے نکالنے کے لئے، اپنے بچوں کا مستقبل سنوارنے کے لئے، اگر بجلی نہیں ہو گی، سکولوں میں ہسپتالوں میں، بجلی نہیں ہو گی، کھلیانوں میں بجلی نہیں ہو گی، صنعتوں اور تجارت میں بجلی نہیں ہو

گی تو پھر اس کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے وہ لوگ جو بے روزگار ہیں پھر وہ "تنگ آمد بجنگ آمد" میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے اذہان جوڑنے ہوں گے، ہمیں اس وقت تمام توانائیاں، تمام وسائل بروئے کار لانے ہوں گے اور جنگی بنیادوں پر لوڈشیڈنگ کا مسئلہ حل کرنا ہو گا اس کے بغیر پاکستان اور پنجاب کا کوئی متبادل نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آج اس بارے میں کسی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اس مد میں صرف چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے خطا ہو گئی، مجھے اجازت دیجئے کہ مجھے جہاں پر اپنی پارٹی کے تمام ممبران کا اس اعتماد کے ووٹ پر شکریہ ادا کرنا ہے مجھے ان تمام آزاد معزز ممبران اور دوسری معزز پارٹیوں کے معزز ممبران کا، ان کے heads کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے آج اس ووٹ میں اپنا ووٹ ہمارے ساتھ ملایا، مجھے اعتماد کا ووٹ دیا میں ان کا بے حد شکر گزار ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس وقت 500۔ارب روپے کا circular debt ہے اور میں اسے vicious circular debt کہتا ہوں کہ یہ چکر میں رہتا ہے، گھماتا رہتا ہے اور اس وقت پوری قوم کو گھمارہا ہے اور اس circular debt میں جہاں پر کئی اور ایسے اخراجات جن کو بجلی کی مد میں بچایا جا سکتا ہے، کم کیا جا سکتا ہے، اس میں بجلی کی چوری کی مد میں 207۔ارب روپے ہیں یعنی بجلی استعمال ہو رہی ہے، آگے مصنوعات بنائی جا رہی ہیں یا اسے کسی اور کام میں استعمال کیا جا رہا ہے، منافع کمایا جا رہا ہے لیکن وہ payment قومی خزانے میں نہیں آتی۔ مجھے بتائیں کہ ایسی قوم جو پہلے ہی 60۔ارب ڈالر کے قرضوں میں جکڑی ہوئی ہے، ہماری مستقبل کی پود کا ایک ایک بال اس میں گروی ہے اور اس کے بعد ہم خود اپنے پاؤں پر کلہاڑا مار رہے ہیں اور 207۔ارب روپے کی بجلی چوری ہو رہی ہے، اربوں روپے کا تیل چوری ہوتا ہے، گیس چوری ہوتی ہے اس کے علاوہ وفاق اور چاروں صوبوں میں اداروں نے پیپکو یا واپڈا کے ارب ہا روپے ادا کرنے ہیں یہ وہ مسائل ہیں۔ باقی جو خُورد بُرد ہوئی وہ ہم سب کے سامنے ہے۔ میں آج کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جس سے اس معزز ایوان کی بہت خوشگوار فضا مجروح کروں لیکن اگر حقائق اور تلخ حقائق کا سامنا نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قوم کے ساتھ زیادتی ہو گی۔

جناب سپیکر! الحمد للہ آج وفاق میں پاکستان کے اٹھارہ کروڑ عوام اور مسلم لیگ کے ممبران کے majority ووٹوں سے مسلم لیگ (ن) کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ میں آج آپ کے توسط سے اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں اور اس ایوان کے توسط سے پنجاب کے دس کروڑ عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک بجلی کے اندھیرے ختم نہیں ہوں گے ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری تمام ذاتی توانائیاں، تمام ذاتی کوششیں اس ایوان کے لئے حاضر ہیں اور اس ناسور کو ختم کرنے کے لئے ہم شبانہ روز محنت کریں گے۔ میں وفاقی حکومت میں یہ کہہ کر آیا ہوں کہ صوبوں میں آپ کو پوری مدد کی ضرورت ہو گی، مثال کے طور پر بجلی چوری ختم کرنے کے لئے صوبائی حکومتوں کو اپنا role ادا کرنا ہو گا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے وفاق کو یہ کہا ہے کہ پنجاب کے حوالے سے بجلی چوری ختم کرنے کے لئے پنجاب کی انتظامیہ اور پولیس کو جو بھی یہاں پر قانون کے مطابق اقدام کرنا پڑا انشاء اللہ میں اسے کر گزروں گا اور کسی خطرے، کسی دوستی یا رشتہ داری کو خاطر میں نہیں لاؤں گا کیونکہ یہ قومی ذمہ داری ہے۔ اگر غفلت کی تو آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں بجٹ کے موقع پر تفصیل سے عرض کروں گا اور ہمارے فنانس منسٹر بتائیں گے کہ صوبہ میں وفاق کے ساتھ مل کر بجلی پیدا کرنے کے لئے یہاں پر جو مواقع موجود ہیں ہم ان کو کس طریقے سے استعمال کریں گے، نندی پور اور چیچو کی ملیاں ایک وفاقی منصوبہ ہے جس پر 60۔ارب روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ یہ پلانٹ دو سال سے کراچی کی پورٹ میں پڑا ہے۔ زنگ آلود ہو چکا ہے اس کو جلد از جلد مکمل کرانے کے لئے چین کی کمپنیوں سے رابطے شروع ہو چکے ہیں۔ خُدا کرے کہ یہ منصوبہ دن رات کوشش کر کے مکمل ہو جائے اور اس سے فی الفور، جتنی بھی جلد ہو سکے ساڑھے چار سو میگاواٹ بجلی پیدا ہو سکے۔ اسی طریقے سے سات سو میگاواٹ بجلی پنجاب کے صوبے سے روز باہر جا رہی ہے اور آج بھی جا رہی ہے اس کے لئے Council of Common Interest کے فیصلے موجود ہیں۔ پچھلی حکومت کے دو وزرائے اعظم نے باقاعدہ اپنی نگرانی میں، اپنی Chairmanship میں فیصلے کئے تھے مگر اُن فیصلوں کے اُوپر آج تک عمل نہیں ہوا۔ اس کے اوپر عملدرآمد کرنے کے لئے ہم سعی کریں گے۔ اس کے علاوہ پنجاب کے اندر جہلم کے آس پاس جو کوئلہ موجود ہے اس کے اوپر ایک Australian Company نے پچھلے دو سال میں feasibility مکمل کی ہے اور اس کی رپورٹ آ چکی ہے۔ اس کی بنیاد پر بجلی پیدا کرنے کے لئے ہم انشاء اللہ بھرپور کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آج اس ایوان میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ زراعت پاکستان اور پنجاب کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بغیر پاکستان ترقی اور خوشحالی کا سوچ بھی نہیں سکتا لہذا ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ term جو پنجاب کے عوام نے اپنے

ووٹوں سے ہمیں عطا کی ہے ہم انشاء اللہ اس term میں اس صوبہ کے اندر ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کے مالک کسان کو شمسی توانائی سے چلنے والے subsidized ٹیوب ویل دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہم گرین ٹریکٹر نہیں دیں گے۔ پانی زمین کے لئے زندگی اور حیات کی حیثیت رکھتا ہے اگر حیات نہیں ہو گی تو ٹریکٹر کہاں پر چلے گا؟ لہذا زمین کو زندگی بخشنے کے لئے پانی انتہائی ضروری ہے۔آج Solar propelled ٹیوب ویلوں کی ٹیکنالوجی چین اور یورپ میں establish ہو چکی ہے۔انشاء اللہ ہم جنگی بنیادوں پر اس منصوبے کے اُوپر کام کریں گے اور ہر سال ہم پنجاب کے ساڑھے بارہ ایکڑ کے مالک کسانوں جن کی ملکیت کے حوالے سے 80 فیصد شرح بنتی ہے کے لئے ہر سال بجٹ میں اربوں روپے کی مد allocate کریں گے اور جب تک اس صوبہ کے اندر آخری کسان کو شمسی توانائی سے چلنے والا ٹیوب ویل نہیں ملتا تو ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر آگے بڑھ کر اپوزیشن کے معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ آئیں مل کر مشاورت کے ساتھ اس صوبہ کی خوشحالی کے منصوبے کو آگے بڑھائیں۔ میں آپ کو آج یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا پنجاب میں جو Land Record Management System ہے، جس کو ہم نے الحمد للہ سال ڈیڑھ سال پہلے اس صوبہ میں شروع کر دیا ہوا ہے اور اس وقت حافظ آباد مکمل طور پر absolutely computerized ہو چکا ہے۔ پنجاب کی کئی تحصیلوں میں الحمد للہ کام مکمل ہو چکا ہے لیکن یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے۔ میں میاں محمود الرشید صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ انشاء اللہ اگلے سال 2014 کو پورے پنجاب میں پٹواری کلچر ختم کر دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس منصوبے کو ہمارے دور میں شروع کیا گیا۔ ہم نے پہلے تین اضلاع پر کام شروع کیا اور آپ جانتے ہیں کہ تھانہ کلچر کی طرح پٹواری کلچر کی جڑیں بھی بہت مضبوط ہیں۔ جب بھی کبھی آپ ایسے میدانوں میں کوئی انقلابی سوچ لے کر آگے بڑھیں تو بہت مزاحمت ہوتی ہے۔ ہم نے تین اضلاع میں کام شروع کیا۔ میں کسی پر دوش نہیں دینا چاہتا۔ آج میں ماضی میں نہیں بلکہ حال اور مستقبل میں دیکھوں گا۔ میں آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر جب ہم نے بڑی تیزی سے کام شروع کیا تو ورلڈ بنک نے بڑی ستائش کی۔ یہ سارا معاملہ ریکارڈ پر ہے۔ ہم نے ورلڈ بنک سے کہا کہ تین اضلاع کے ریکارڈ کو computerized کرنا بالکل آٹے میں نمک کے برابر ہے، اونٹ کے منہ میں زیرہ دینے کے برابر ہے لہذا ہمیں یہ کام پورے پنجاب کے چھتیس اضلاع میں کرنا ہو گا۔ ورلڈ بنک جو اس کام سے بڑا متاثر تھا اس نے اربوں روپے مزید مہیا کئے اور اب پورے پنجاب کے چھتیس اضلاع میں کام جاری

ہے۔انشاء اللہ اگلے سال یہ کام مکمل ہوگا،پٹواری کلچر ختم ہوگااور ایک عام آدمی کو رشوت کے بغیر فرد مہیا ہوگی۔انشاء اللہ یہ انقلابی کام یہاں پر ہوگااور میں میاں محمود الرشید صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس بارے میں آپ اپنی رائے دیں۔چونکہ میں نے آپ کو ٹیلیویژن پر اس بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنا ہے،آپ نے اس بارے میں کئی دفعہ اظہار خیال کیا ہے تو اس بارے میں آپ کی جو رائے اور مشورہ ہوگا انشاء اللہ ہم اس سے مستفید ہونے کی پوری کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر!آج تعلیم ایک ایسا نظام،ہنر،ڈگری اور زیور ہے کہ کوئی بھی قوم اس زیور سے آراستہ وپیراستہ ہوئے بغیر ترقی اور خوشحالی کا سوچ بھی نہیں سکتی۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر:جی،اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):جناب سپیکر!میں تعلیم کے حوالے سے عرض کر رہا تھا کہ اس مد میں جو بھی حقیر خدمات ہماری حکومت نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پچھلے پانچ سالوں میں پنجاب کے طول و عرض میں انجام دی ہیں،چاہے وہ دانش سکول ہوں،چاہے وہ لیپ ٹاپ ہوں،چاہے وہ یونیورسٹیوں اور میڈیکل کالجوں کا قیام ہو اس حوالے سے ہم نے الحمد للہ بےپناہ وسعت دی ہے لیکن اس حوالے سے ہمارا یا کسی بھی حکومت کا جو پروگرام ہے وہ کبھی بھی منطقی انجام تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اس ملک اور صوبہ کا آخری بچہ یا بچی تعلیم کے حصول میں مگن نہ ہو جائے اور اس کو سکول میں داخلہ نہ ملے۔یہ ایک بڑی کٹھن منزل ہے،الحمد للہ ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں اور ہم اس پانچ سالہ دور میں تعلیم کے میدان میں مزید انقلابی اقدامات اُٹھائیں گے۔اُس منزل کو پانے کے لئے نہ صرف وسائل بلکہ شبانہ روز محنت کریں گے اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ پچھلے پانچ سالہ دور کے مقابلہ میں اس دور میں ہم وہ تمام ضروری اقدامات کریں گے جس سے کہ پاکستان اور یہ صوبہ پنجاب تعلیم کے میدان میں اقوام عالم میں فخر سے اپنا سر بلند کر سکے اور بتا سکے۔برطانیہ کے ایک ادارے کے کمیشن نے حالیہ باقاعدہ ایک رپورٹ شائع کی ہے اور اُن کے ساتھ ہماری پارٹنرشپ ہے جس سے جنوبی پنجاب کے چار اضلاع Skills Development Programme کے تحت ہزاروں بچے اور بچیوں نے سلائی کڑھائی،موٹر مکینک،الیکٹریشن،آئی ٹی ایکسپرٹ اور ہوٹلنگ کے کورس کے ہنر سیکھے ہیں۔ان کورسز میں برطانیہ کی حکومت اور پنجاب حکومت نے اربوں روپے کی پارٹنرشپ کی ہے اور پھر پرائمری ریفارم پروگرام،ان تمام پروگراموں کے حوالے سے اُس کمیشن نے رپورٹ دی اور یہ کہا کہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پنجاب میں جو

تعلیمی تبدیلیاں آئی ہیں اور پنجاب میں تعلیم کے حصول کے لئے جو کام کئے گئے ہیں اس کو بطور رول ماڈل کے deft پوری دنیا میں دکھا سکتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج ہم نے جہاں پر کئی اقدامات کرنے ہیں آج ایک قدم یہ بھی اُٹھانا ہے جس کا میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب کے 36 اضلاع میں جو فیلڈ آفیسرز ہیں، جو ڈیپارٹمنٹس ہیں چاہے وہ اریگیشن کا ڈیپارٹمنٹ ہو، چاہے وہ ڈی سی او کا آفس ہو، چاہے وہ ڈی پی او کا آفس ہو اور مختلف فیلڈ کے ڈیپارٹمنٹس کے آفیسرز کی رہائش اور دفاتر کے لئے کئی جگہوں پر سینکڑوں ایکڑ زمینیں بے کار پڑی ہوئی ہیں جن کا کوئی productive استعمال نہیں ہے۔ میں آج اعلان کر رہا ہوں کہ ہم پورے پنجاب کے چھتیس اضلاع میں ایسے دفاتر اور ایسی رہائش گاہیں جہاں فالتو زمین ہے وہ لے کر پنجاب کے 10 کروڑ عوام کی خوش حالی کے لئے استعمال کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف عادلانہ نظام کی طرف ایک قدم ہوگا بلکہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہماری بیوروکریسی، ہمارے پولیس افسران اور اُن میں سے بے شمار لوگ فرض شناس ہیں اور باقی افسران کو خوشی ہوگی کہ اگر ایسی زمین مثال کے طور پر بچیوں کے کالج کے طور پر استعمال ہوتی ہے یا پھر کھیل کے میدان کے طور پر استعمال ہوتی ہے یا کسی یونیورسٹی کے لئے استعمال ہوتی ہے یا پھر کسی سکول کے لئے استعمال ہوتی ہے تو پھر جان لیجئے کہ یہ نظام اُس کے ہم پلہ ہوگا کہ ایک طرف ایچی سن کالج ہے، ایک طرف گرائمر سکول ہیں، ایک طرف بڑے مہنگے پرائیویٹ سکول ہیں، کیڈٹ کالج ہیں اور ایک طرف ایک بہت بڑی تعداد جن کے پاس ٹیبل ہے، نہ دوات اور قلم ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہم جہاں پر اربوں روپے missing facilities پر بھی خرچ کریں گے ہم انشاء اللہ اربوں روپے اس صوبہ کے اندر مزید کالج اور یونیورسٹیاں بنانے کے لئے خرچ کریں گے۔ اس صوبہ کے عوام کا یہ اثاثہ بے کار پڑا ہے اور نجانے کل اس کے اوپر کہیں قبضہ ہو جائے میں سمجھتا ہوں کہ اربوں روپے کی مالیت کی یہ زمینیں صرف اور صرف پنجاب کے دس کروڑ عوام کی خوشحالی، ترقی اور تعلیم کے لئے خرچ کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انصاف اور تھانہ کلچر، مجھے یہ بات کہنے میں کوئی بار نہیں اور اعتراف کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ آج جہاں پر بجلی کے نہ ہونے کی بنا پر لوڈشیڈنگ کا سب سے بڑا مسئلہ ہے وہاں پر انصاف کے حصول کا بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور اگر میں یہ بات نہ کہوں تو بات ادھوری رہ جائے گی کہ آج بھی پاکستان اور پنجاب کی کچہریوں اور تھانوں میں انصاف بکتا ہے۔ اگر ہم یہ بات اپنے آپ سے

نہیں کریں گے تو یہ اپنے آپ کو دھوکا دینے کے مترادف ہوگا۔ میں بلا خوف و تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے پچھلے دور میں خود ڈی پی او، آر پی او، ڈی سی او اور کمشنر level پر چُن کر تعیناتی کی اور میں الحمدللہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ 90 فیصد سے زیادہ لوگ ایماندار اور فرض شناس تھے۔ ہم انسان ہیں فرشتے نہیں ہیں ہم سے بھی کہیں بھول چُوک ہوئی ہوگی مگر نیچے تھانے میں وہ فضا نہیں بدلی، وہ atmosphere قائم نہیں ہوا جو کہ ہونا چاہئے تھا۔ ہم نے پوری کوشش کی، ہم نے پوری طرح محنت کی لیکن یہ ایک مسلسل جدوجہد کا نام ہے، زندگی خوب سے خوب تر کے لئے ایک مسلسل جدوجہد کا نام ہے۔ میں آپ کو حافظ آباد کا ایک قصہ سناتا ہوں۔ ایک انتہائی غریب آدمی جس کے کپڑوں سے اُس کی محنت کے پسینے کی خوشبُو آتی ہے اُس کے بیٹے کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا۔ جب میرے نوٹس میں یہ بات آئی اور رانا ثناء اللہ خان میرے بہت قابلِ احترام ساتھی اس بات کے گواہ ہیں اور اس ایوان میں کچھ اور ساتھی جو اُس میٹنگ میں آتے تھے وہ گواہ ہیں کہ چونکہ وہ غریب تھا، چونکہ اُس کی کوئی سفارش نہیں تھی، چونکہ اُس کا کوئی تعلق نہیں تھا، وہ نہیں جانتا تھا کہ سول سیکرٹریٹ کہاں ہے، سول سیکرٹریٹ تو بڑی دُور کی بات ہے اُس کو تو یہ نہیں پتا تھا کہ حافظ آباد کے ڈی پی او یا ڈی ایس پی کا دفتر کہاں ہے؟ وہ بے چارہ اپنے بچے کے قتل کے حوالے سے انصاف حاصل کرتے کرتے پاگل ہو چکا تھا۔ میں اتفاق سے حافظ آباد گیا، اُس نے میری گاڑی روکی، میں گاڑی سے اُترا تو اُس نے مجھے بتایا، میں نے اُسے گاڑی میں بٹھالیا اور اُس کی ساری بات سُنی۔ میں تین مہینے اس کیس کی پیروی کرتا رہا اور الحمدللہ آج میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اُس کو انصاف دلوایا اور میں اُس کا بچہ تو واپس نہیں لا سکتا کیونکہ وہ اس دنیا سے چلا گیا لیکن میں نے انصاف کے حصول کے لئے تمام دیواریں گرائیں اور میں نے اُس کو بتایا کہ میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا، میں انصاف کے ساتھ کھڑا ہوں گا، کمزور کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور میں کسی اور کے ساتھ کھڑا نہیں ہوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لیکن یہ حافظ آباد کے ایک غریب مزدور کی کہانی نہیں ہے۔ ایسی ہزاروں اور لاکھوں کہانیاں پورے پنجاب اور پورے پاکستان میں پھیلی ہوئی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان اور لیڈر آف دی اپوزیشن کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ آئیں، یہ common agenda ہے یہاں پر کسی ایک پارٹی کی چھاپ نہیں ہے، صرف ایک چھاپ ہے وہ ہے انصاف، انصاف اور انصاف۔ آئیے مل کر اس صوبے کے دس کروڑ عوام کو انصاف دلوائیں، آئیے مل کر تھانہ کلچر کو بدلیں

میں آپ کی تمام تجاویز جو کہ اس کے حق میں ہوں گی میں اُن کو اپناؤں گا اور اُن کے اوپر عمل کروائیں گے اور اس صوبہ میں انصاف کا بول بالا کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے لئے جتنے بھی وسائل ہمیں خرچ کرنا پڑیں وہ کم ہوں گے، جتنی بھی توانائیاں اور اذہان ہمیں جوڑنے پڑیں وہ کم ہوں گے کیونکہ انصاف ہوگا تو سرمایہ کاری ہوگی، انصاف ہوگا تو معاشرہ زندہ ہوگا اور انصاف ہوگا تو لوگ سکون کی زندگی بسر کر سکیں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر تھانہ کلچر کو بدلنے کے لئے ہم اپنی تمام کوششیں بروئے کار لائیں گے۔اسی طرح کچہری کلچر کو بدلنے کے لئے چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ جو کہ بہت ہی آنرایبل جج ہیں ہم ان سے رابطہ قائم کریں گے۔ ہماری سرکاری افسران کی ٹیم ان کی ٹیم کے ساتھ بیٹھے گی کہ ہم کچہری میں عام آدمی کو کس طرح انصاف دلا سکتے ہیں اور کچہری کلچر کو تھانہ کلچر کی طرح کس طرح بدل سکتے ہیں۔ ہم ان سے رہنمائی حاصل کریں گے اس حوالے سے جو بھی وسائل ان کو چاہیئں ہوں گے وہ ان کو فراہم کریں گے۔

جناب سپیکر!اس صوبہ کے اندر پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ internship programme کا اجراء کیا گیا اور پچاس ہزار ڈگری ہولڈرز جن کا گلِہ جائز ہے کہ ہم نے ڈگریاں لی ہیں ہمیں باعزت اور باوقار روزگار نہیں ملتا۔ ہم سفارش کراتے ہیں یا پھر پیسے خرچ کر کے باہر جاتے ہیں۔ ہم پاکستان کو اس کا حق لوٹانا چاہتے ہیں لیکن ہمیں مواقع نہیں ملتے۔ ہم نے 2۔ارب روپے کے ساتھ internship programme جاری کیا اور ان کی ٹریننگ کا پروگرام جاری کیا۔ ہم انشاء اللہ اس پروگرام کو آگے بڑھائیں گے، بامعنی بنائیں گے اور ان کو training دلائیں گے اس طرح ان کو پرائیویٹ سیکٹر میں jobs ملیں گی۔

جناب سپیکر!ہم پرائیویٹ سیکٹر کو آگے لے کر آئیں گے یہ تمام باتیں چاہے وہ internship programme یا Low Income Housing Scheme ہو۔آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ الحمدللہ ہم نے پچھلے دور میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم شروع کی تھی جو پہلے لاہور پھر ساہیوال، سرگودھا اور فیصل آباد میں شروع کی گئی۔ ہم انشاء اللہ اس دور میں پورے پنجاب میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کا جال پھیلا دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ یہ عام آدمی کی سکیم ہے۔اگر آپ کا کسی وقت وہاں پر جانا ہو تو آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے مکین آپ کو بتائیں گے کہ کوئی واپڈا میں میٹر ریڈر ہے، کوئی کسی سکول میں ٹیچر ہے، کوئی آنکھوں کی روشنی سے محروم ہے اور کوئی کسی دفتر میں صفائی کرتا ہے۔آپ یقین کیجئے گا کہ کوئی

چھابڑی لگاتا ہے، کوئی یتیم ہے، کوئی معذور ہے اور یہ سو فیصد شفاف طریقے سے computerized balloting کے ذریعے سے ہم نے اس پروگرام کا اجراء کیا اور آج تک یہ spirit قائم ہے اور انشاء اللہ پورے پنجاب میں اس کی خوشبو پھیلے گی اور جہاں پر یہ سکیم جائے گی وہاں شفافیت بھی جائے گی۔ اس میں کسی سفارش، دھونس یا دھاندلی کا دُور دُور تک بھی سایہ نہیں پڑنے دیں گے۔ اس سے ہماری معیشت آگے بڑھے گی، روزگار کے مواقع ملیں گے اور economy grow کرے گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ سرمایہ کاری کے حوالے سے ہم اپنی Industrial and Economic Policy لے کر آئیں گے اور صوبہ کے لاکھوں لوگوں کو روزگار دلانے کے لئے انشاء اللہ وہ sound economic policy اس ایوان میں پیش کریں گے۔ اس پر بحث ہو گی اور انشاء اللہ اس پر پوری کوشش اور effort سے ہم صوبہ میں سرمایہ کاری لے کر آئیں گے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہماری حکومت نے بہترین کوششوں کے ساتھ ترکی جو ہمارا برادر اور دوست ملک ہے ان کی سرمایہ کاری ہم پنجاب میں لے کر آئے۔ الحمدللہ پاکستان اور ترکی میں برادرانہ تعلقات ہیں لیکن پہلی مرتبہ پنجاب اور ترکی کے درمیان معاشی تعلقات استوار ہوئے۔ انشاء اللہ اس دور میں ہم ان کے ساتھ، سعودی عرب کے ساتھ، چین کے ساتھ اور ایران کے ساتھ بھی تعلقات بڑھائیں گے تاکہ سرمایہ کاری کے مواقع صوبہ میں بڑھیں اور باہر سے بھی سرمایہ کار آئیں۔

جناب سپیکر! کوئی بھی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ صحت مند اور توانا نہ ہو۔ ہیلتھ میں بے شمار چیلنجز ہیں، بے شمار مشکلات ہیں اور بے شمار serious flaws ہیں لیکن میں عرض کروں گا کہ پچھلے پانچ سالوں میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم نے عام مریضوں کو پچھلے پانچ سالوں میں پورے پنجاب کے DHQ ہسپتالوں اور THQ ہسپتالوں کے جنرل وارڈز میں 26۔ ارب روپے کی مفت دوائیاں تقسیم کی ہیں۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) ڈائیلسز پروگرام جس کے بارے میں اپنے وقت کے ایک بہت مغرور حاکم نے یہ کہا تھا کہ میرے پاس غریب آدمی کی گردے کی تکلیف کے لئے پیسے نہیں ہیں، ہم نے ڈائیلسز پروگرام بند کر دیا ہے۔ یہ اعزاز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری حکومت کو ملا کہ ہم نے پنجاب کے طول و عرض میں ڈائیلسز پروگرام دوبارہ جاری کیا اور آج غریب آدمی ہر ضلع میں ہر ہسپتال میں اس سے فیض یاب ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جس نے اس زعم میں کہا تھا کہ میرے پاس ڈائیلسز کے علاج کے لئے پیسے نہیں ہیں۔آج قدرت کا نظام دیکھئے، اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرنا چاہئے اور ہر وقت اس کے رحم کا طالب ہونا چاہئے کہ آج میاں محمد نواز شریف پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عوام کے ووٹوں سے وزیر اعظم منتخب ہو گئے اور وہ اپنے گھر میں house arrest ہے۔ ہمیں اللہ سے ہر وقت ڈرنا چاہئے، اپنے رب سے ڈرنا چاہئے، یہ مقام عبرت ہے۔

جناب سپیکر! میں آج اس ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کیسا خداداد ملک پاکستان ہے۔ یہ کیسی ویلفیئر اسلامک ری پبلک ہے۔ یہ کیسا ملک ہے کہ جس کو ہمارے آباؤاجداد نے، بزرگوں نے اپنی بے پایاں اور عظیم قربانیوں سے بنایا ہے اور انہوں نے شہیدوں کے خون کے دریا عبور کئے تب پاکستان معرض وجود میں آیا۔ شاید آپ بھی اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے آئے تھے تو آپ سے بہتر کون جانتا ہو گا کہ راستے میں کیا کچھ نہیں ہوا مگر آج بھی یہاں پر دو پاکستان ہیں، ایک امیر کا پاکستان ہے اور ایک غریب کا پاکستان ہے۔ ایک پاکستان میں خوشیاں ہیں اور ایک میں مایوسیاں ہیں۔ ایک پاکستان میں زندگی کی ہر نعمت ان کی چوکھٹ پر دن رات سلام کرتی ہے اور دوسرے پاکستان میں آنسوؤں اور سسکیوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ میں، آپ، اشرافیہ، وزیر اعظم، صدر، وزراء، سیاستدان، ججز، جرنیل، پولیس آفیسرز، تاجر اور سرمایہ کار پاکستان اور دنیا میں بہترین علاج کرا سکتے ہیں لیکن عام آدمی کو دیکھ لیجئے کہ آج بھی اس کے لئے اچھی کوالٹی کا علاج ناپید ہے۔ میں نے جو کاوشیں کیں مجھے ان کو یہاں گنوانے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں اس ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک ہم اس ملک کے ہر باسی، ہر طالبعلم، ہر بزرگ، ہر ماں، ہر بیٹی اور ہر بچے کو چاہے وہ کیسی بھی موذی بیماری میں مبتلا ہو جب تک ہم اس کا اس حوالے سے بوجھ ختم نہیں کریں گے کہ اگر میں نے اپنی بیٹی یا بیٹے کے علاج پر اپنی بچی ہوئی جمع پونجی صرف کر دی تو باقی زندگی کس طرح گزرے گی یا ایک گھر کا چشم و چراغ یا ایک گھر کا کمانے والا واحد کفیل اگر اس دنیا سے چلا جاتا ہے تو سارے خاندان کے افراد کی زندگی ہمیشہ کے لئے اندھیری ہو جاتی ہے۔ ان یتیم بچوں کے سروں پر کوئی دست شفقت رکھنے والا نہیں ہوتا اور زندگی کے اندھے تھپیڑے نجانے ان کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں ان کے لئے تعلیم، علاج، گھر، چھت اور زندگی کی تمام خوشیاں ان سے چھِن جاتی ہیں۔ یہ Islamic Republic of Pakistan کا شیوہ نہیں ہے کہ امیر اور وسائل رکھنے والا علاج کے بغیر مرتا نہیں ہے اور وسائل کے بغیر لوگ سِسک سِسک کر قبر میں چلے جاتے ہیں۔ آج میں اس معزز ایوان میں اعلان کر رہا ہوں کہ ہم اس

صوبہ میں بتدریج انشاء اللہ ہر شہری جو کہ afford نہیں کر سکتا جس کے پاس وسائل نہیں ہیں وہ بھی اتنا ہی پاکستانی ہے جتنا دوسرا پاکستانی ہے، وہ بھی فجر کے وقت اللہ کے حضور سجدہ دیتا ہے، وہ بھی روزے رکھتا ہے، وہ بھی رزقِ حلال کماتا ہے مگر اس کے پاس اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے پیسے نہیں ہوتے، عید اور شب برات پر تحفہ لانا یا نیا جوڑا لانا یہ کارِ دارد ہے اور آسمانوں سے تارے توڑنے کے مترادف ہے لیکن میں اس غریب شخص، بیوہ، یتیم اور مریض کے لئے ہیلتھ انشورنس کارڈ کے اجراء کا اعلان کر رہا ہوں۔ وہ کارڈ جاری ہو گا گریڈ4 کے ملازم کو یا جس کے پاس کوئی روزگار نہیں ہے یا کوئی یتیم ہے اور اس کارڈ کی بہت ہی معمولی سالانہ فیس ہو گی جس کے ذریعے کوئی والد اپنی بیٹی کو موت کے منہ سے بچانے کے لئے یا کوئی ماں اپنے گوشِ جگر کو بچانے کے لئے ہسپتالوں میں جس کارڈ کو ہیلتھ انشورنس سکیم approve کرے گی، وہاں پر اسی طرح علاج کرا سکیں گے جس طرح اشرافیہ کا کوئی نمائندہ کراتا ہے۔ یہ ہے وہ پاکستان جس کے لئے آپ نے ہجرت کی یا لاکھوں لوگ راستے میں شہید ہو گئے، جن کے خون سے پاکستان کے دریا سُرخ ہو گئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک ان مدوں میں ہم آگے نہیں بڑھیں گے حکومت، جمہوریت، نمائندگی، اپوزیشن، حکومتی بنچوں اور 65 سالوں کا جو سلسلہ چلا آیا ہے یہ نامکمل ہو گا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جس طرح ہم نے پچھلے پانچ سالوں میں ٹھوس اور شفاف طریقے سے کارکردگی کی اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو پہلے سے بھی بڑھ کر ہم انشاء اللہ اس پروگرام کو آگے بڑھائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ کا ادارہ آج 8 یا 10۔ارب روپے کے ساتھ اس صوبہ کے چالیس ہزار بچے اور بچیوں کو تعلیمی وظائف مہیا کر رہا ہے جس کی بنیاد یہ نہیں ہے کہ سفارش ہے یا یہ میرا بھتیجا اور رشتہ دار ہے بلکہ بنیاد میرٹ ہے۔ It is a dual base کہ ایک تو وہ financially needed based ہے آیا اس کے پاس وسائل ہیں یا نہیں اور دوسرا اُس کی ذہانت اور قابلیت دیکھی جاتی ہے۔ یہ ذہانت اور قابلیت کسی کی جاگیر یا کسی کی میراث نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے کہ وہ جس کو چاہے دے دے۔ اللہ کسی کو قائداعظم بنادے، چاہے کسی کو علامہ اقبال بنادے۔ کیا تعلیم صرف امراء کا حق ہے یا صرف ان کا حق ہے جو رزقِ حلال یا دوسرے طریقے سے پیسے کمائیں اور اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں اور عام کسان، مزدور، ہاری اور ٹانگہ بان کا بیٹا یا بیٹی تعلیم سے محروم ہوں۔ پاکستان کی 65 سالہ تاریخ میں ہم نے پچھلے دَور میں پنجاب ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ بنایا اور اب چالیس ہزار بچوں کو وظائف مل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب یہ پانچ سالہ دَور ختم ہو گا تو صوبہ

کے لاکھوں بچے اور بچیاں اس تعلیم کے زیور سے آراستہ وپیراستہ ہوں گے۔ صرف یہ نہیں بلکہ میں اس ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف بھی پاکستان کی بنیاد پر پاکستان ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ کے اجراء کا اعلان کرنے والے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سے پورے پاکستان کے بچے اور بچیوں کو بے پناہ فائدہ ہوگا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا بلکہ دو تین باتیں عرض کر کے اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا کہ پاکستان ایک غریب ملک ہے اور قرضوں میں ہم جکڑے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے اپنی تقریر کے شروع میں عرض کیا کہ 60۔ارب ڈالر ہمارے اوپر بوجھ ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ کے نظام کو چلانے کے لئے ان تمام مدوں میں جو میں نے ابھی آپ سے گزارشات کی ہیں اس کے علاوہ بھی ہم خدمات انجام دیں گے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ایک ایک پائی کو امانت جان کر عوام کے قدموں میں نچھاور کریں گے۔ بشمول میرے اور میری کابینہ، تمام مشیر، ایڈوائزرز اور سپیشل اسسٹنٹس انشاء اللہ سادگی کا نمونہ پیش کریں گے، ہماری گاڑیوں پر کوئی جھنڈا نہیں ہوگا، گھروں پر جھنڈا نہیں ہوگا اور کوئی نیا فرنیچر نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! آپ مسکرا دیئے شاید میں نے کوئی غلط بات کر دی ہے۔ میں آپ کے آفس کے فرنیچر کی بات نہیں کر رہا تھا بلکہ آپ تو اس کے خود مالک ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! قومی وسائل کو generate کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ ہم کب تک کشکول لے کر پھریں گے لہذا ہمیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہے We have to stand on our own feet because beggars can never be choosers آج ہماری جو شامت اعمال ہے، ہماری جو محرومیاں ہیں اور شومئی قسمت ہے اس میں اس بات کا بھی بڑا دخل ہے اور مجھے کہنے دیجئے کہ دنیا جانتی ہے کہ یہ جہاں جاتے ہیں کشکول لے کر آتے ہیں۔ ہم نے اگر سادگی کے ساتھ زندگی بسر نہ کی اور شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ ختم نہ کیا تو ہماری عزت اور توقیر ختم ہو جائے گی لہذا ہم نے اپنی عزت خود سنبھالنی ہے۔ پاکستان کو ہم نے بنانا ہے کسی اور نے آکر نہیں بنانا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کے اخراجات انشاء اللہ انتہائی سادہ ہوں گے اور اس مد میں، میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ access to information کا bill اس ایوان میں جلد آنے والا ہے اور جب یہ ایوان اپنی مشاورت اور majority سے اس bill کو approve کرے گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس قانون کے ذریعے حکومت پنجاب کے اخراجات ایک خاص مد کے بعد website پر آئیں گے۔ محترم میاں محمود الرشید صاحب

قائد حزب اختلاف، ایوان کے تمام ممبران، پنجاب، پاکستان اور پوری دنیا کے عوام اس website کو دیکھ سکتے ہیں اور پوچھ سکتے ہیں کہ ہمیں بتائیے کہ یہ خرچہ کس طرح ہوا اور فلاں خرچہ کس طرح ہوا؟ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم اس نظام کے مطابق چلیں گے اور صحیح معنوں میں
We are going to make us accountable in the court of people of Pakistan and ultimately in the court of Creator, the Allah Almighty.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سفر بہت لمبا ہے، راستہ بہت کٹھن ہے لیکن میرا یہ ایمان ہے کہ جہاں پر ارادہ پختہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی مدد مانگ لی جائے تو اس کی نصرت وہاں پر آتی ہے اور اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔ اگر عزم صمیم ہو اور راسخ یقین ہو اور پھر محنت، امانت، دیانت اور سکّہ رائج الوقت ہو تو الحمد للہ اللہ تعالیٰ بھی مدد کرتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ ہم انشاء اللہ اپنی اجتماعی کوششوں اور اذہان سے اس صوبہ کو یقیناً ایک رول ماڈل صوبہ نہ صرف پاکستان میں بنائیں گے بلکہ پوری دنیا میں صوبہ پنجاب کا ایک نام ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ:

تیری پسند تیرگی میری پسند روشنی
تو نے دِیا بجھا دیا میں نے دِیا جلا دیا
نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران کی منتخب وزیر اعلیٰ کو مبارکبادیں

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب!

میاں محمود الرشید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں سب سے پہلے اپنی طرف سے اور اپنے تمام رفقاء کی طرف سے میاں محمد شہباز شریف صاحب کو ایک دفعہ پھر وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ توقع رکھتا ہوں کہ پنجاب کے عوام نے انہیں حکمرانی کا mandate دیا ہے۔ وہ اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس صوبہ کو ایک مثالی صوبہ بنانے کے لئے اپنی جدوجہد تیز سے تیز تر کرتے رہیں گے۔ میں اپنے ان تمام ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور وزیر اعلیٰ کے امیدوار کی حیثیت سے میرے حق میں اپنا ووٹ کاسٹ کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حالیہ انتخابات جن کے بارے میں اس ملک کے طول و عرض کی تقریبا تمام سیاسی جماعتوں نے صدائے احتجاج بلند کیا، ان انتخابات کو مکمل طور پر transparent, free and fair انتخابات قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بیسیوں حلقوں کے اندر لوگوں کے mandate کو چرالیا گیا۔ (شیم شیم) ہم نے اور دوسرے لوگوں نے احتجاج کیا لیکن جمہوریت کے اس سفر کو جاری و ساری رکھنے کے لئے ہم نے کوئی mass moment کی call نہیں دی، کوئی اس طرح کی رخنہ اندازی نہیں ڈالی کہ جس سے اس پورے جمہوری سسٹم میں کوئی رکاوٹ آتی۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ مستقبل میں کسی بھی قسم کی ایسی تاریخ کو پاکستان میں دہرانے نہیں دیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم ہر حال میں ensure کریں گے کہ ملک کے اندر جو بھی انتخابات ہوں وہ transparent ہوں، حقیقی معنوں میں free and fair انتخابات ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں بقول شاعر:

اُچیاں کنداں ڈک نہ سکن پھلاں دی خوشبو

تمام رکاوٹوں اور ہتھکنڈوں کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران خان کی جرات مندانہ اور ولولہ انگیز قیادت کے اندر تحریک انصاف اس ملک کی دوسری بڑی پارٹی بن کر ابھری ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ایک فیڈریشن کی جماعت ہے جسے ملک کے چاروں صوبوں کے لوگوں نے بے پناہ والہانہ انداز سے ووٹ دیئے اور اگر میں یہ کہوں کہ آج کے سیاسی حالات اور ماحول کے اندر یہ تازہ ہوا کا ایک جھونکا ہے تو یہ بات غلط نہ ہو گی۔ میں اس موقع پر یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم گڈ گورننس کے لئے اس صوبہ کے عوام کی فلاح اور بہتری کے لئے حکومتی بنچوں کی طرف سے اور پنجاب کی حکمران جماعت کی طرف سے جو بھی قدم اٹھایا جائے گا انشاء اللہ اس پر بھرپور تعاون کریں گے اور انہیں welcome کریں گے اور آپ ہمیشہ ہمارا role تعمیری، logical اور constructive پائیں گے لیکن اگر صرف گڈ گورننس کا ڈھنڈورا پیٹا گیا، صرف پراپیگنڈا کیا گیا اور عددی اکثریت کے بل بوتے پر چیزوں کو بلڈوز کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر یہ ایوان، پنجاب کے عوام اور یہ میڈیا دیکھے گا کہ پاکستان تحریک انصاف اپنے جاندار پارلیمانی کردار سے عوامی حقوق کے تحفظ کی جدوجہد کی ایک نئی تاریخ رقم کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! The Greater Leader of the World حضرت محمد ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ "جس کا آج اس کے گزشتہ کل سے تابناک نہیں وہ تباہ ہو گیا۔" وہ ہمارے

ہادی، رہبر و رہنما ہیں۔ آئیے میں کچھ باتیں food for thought آپ کے لئے، حکومتی بنچوں کے لئے اور پورے ایوان کے لئے رکھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی بات جس کو ہمیں ensure کرنا ہوگا وہ Rule of Law ہے۔ اس ملک کے اندر اس صوبے کے اندر جب تک حقیقی معنوں میں زبانی جمع خرچ سے نہیں بلکہ یہ نظر آئے کہ قانون کی نظر میں امیر، غریب، طاقتور، ایم این اے، ایم پی اے اور ایک غریب جولاہا، موچی، کمہار اور مزدور سب برابر ہیں اور سب قانون کے آگے surrender کریں تو اس وقت تک اسے Rule of Law نہیں کہا جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Rule of Law کے لئے جناب وزیر اعلیٰ نے انصاف کے حوالے سے بات کی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی بھی ریاست کی سب سے اولین ذمہ داری انصاف کی فراہمی ہے لیکن آج کے موجودہ Judicial System جسے میں Criminal Justice System کے نام سے پکارتا ہوں اس کے ہوتے ہوئے ایک عام آدمی کو انصاف کا ملنا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ ایک غریب آدمی اور ایک عام آدمی کے ساتھ کوئی ظلم یا زیادتی ہو جائے تو وہ تھانوں اور کچہریوں کے دھکے کھاتا ہے، وہ وکیلوں کو بھی engage کرتا ہے، اس کے پاس ہزاروں لاکھوں روپے نہیں ہیں، پولیس والے کہتے ہیں کہ گاڑی لے کر آؤ، بندے لے کر آؤ، آپ کے مجرموں کو پکڑنا ہے تو وہ غریب آدمی کرائے کی گاڑی کہاں سے لے کر آئے، ان پولیس والوں کی جیب کہاں سے گرم کرے اور کہاں سے انہیں بھتے دے؟ وہ مرتا کیا نہ کرتا، یہ کر بھی لے تو آگے عدالتوں کی حالت کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجسٹریٹ، سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ، وہ بے چارہ اپنی زندگی سے ہار جاتا ہے لیکن اسے انصاف نہیں ملتا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک یہ Colonial دور کی بنائی گئی legislation کو جڑ سے اکھاڑ کر نہیں پھینکا جاتا اور ہم انصاف کی فراہمی کے لئے A to Z نئی legislation نہیں کرتے تو اس وقت تک حالات نہیں بدلیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ جتنے مرضی ایس پی اور ڈی پی او اچھے اور ایماندار لگا دیں، جب تک institutionally آپ اس سسٹم کو ٹھیک کرنے کے لئے جرات مندانہ اور انقلابی قدم نہیں اٹھائیں گے، ان قوانین کو نہیں بدلیں گے جو آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے کے قوانین ہیں، عصر حاضر کے مسائل اور آج کے جو تقاضے ہیں ان کے مطابق اس کو بدلتے نہیں ہیں اور نئی قانون سازی نہیں کرتے تو یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ معاشرہ اور قومیں صرف سڑکیں ، فلائی اوور اور انڈر پاسز بنانے سے ترقی نہیں کرتیں بلکہ معاشرے اور قومیں ترقی کرتی ہیں Rule of Law اور عام آدمی کو انصاف کی فراہمی سے لہذا اگر ہم نے معاشرے کو ترقی کی راہوں پر ڈالنا ہے، قوم کو ترقی کی راہوں پر ڈالنا ہے تو ہمیں اس کو priority دینا ہو گی۔ دوسری بات جس کی جانب میں آپ کی توجہ دلاؤں گا۔

جناب سپیکر: آپ مجھے address کریں۔

میاں محمود الرشید: ٹھیک ہے، میں آپ کو address کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات اداروں کی ترقی اور تشکیل نو کے بارے میں کروں گا۔ اس پنجاب کے اندر پنجاب اسمبلی سب سے اہم ادارہ ہے۔ میری یہ کوشش ہو گی اور میں جناب قائد ایوان سے درخواست کروں گا کہ اس ادارے کی مضبوطی کے لئے آپ ensure کریں کہ آپ اسمبلی کے اجلاس کے اندر خود شریک ہوا کریں گے اور participate کریں گے تاکہ اس کی کارکردگی کو ہم بہتر بنا سکیں۔ دوسری بات ہے نئے اداروں کا قیام۔ جس طرح ہم سمجھتے ہیں کہ جمہوریت کے ثمرات عوام کو مل رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ اور بلدیاتی اداروں کا قیام grass root level پر لوگوں کو جمہوریت کے ثمرات سے بہرہ ور کرنے کے لئے انتہائی ضروری تھا کہ ان اداروں کو تشکیل دیا جاتا۔ پوری دنیا میں جس طرح ہوتا ہے خدارا اس طرح نہ کیجئے کہ ہم ان اداروں کو درمیان میں break کر دیں اور ان کی continuity کو ختم کر دیں اس طرح سے consisted process turn off ہو جائے گا اس لئے جتنا جلدی ہو سکے لوکل گورنمنٹ کے اداروں کو بحال کر کے عوام کے روزمرہ گلی، گٹر اور نالی کے مسائل کو حل کر کے لوگوں کی زندگی کو آسان بنایا جائے۔

جناب سپیکر! ایم پی ایز کے ذریعے سکیمیں لینا، انہیں فنڈز دینا، گلیوں، سڑکوں اور گٹروں کے بارے میں ان کی priorities لینا بند ہو جانا چاہئے کیونکہ یہ لوکل گورنمنٹ کا کام ہے۔ ہمارا کام یہاں پر legislation ہے۔ مکھی پر مکھی مارنا اور روایتی سیاست سے ذرا اوپر اٹھئے۔ اگر اس صوبہ کو ایک مثالی صوبہ بنانا ہے تو ہمیں یہ بنیادی فیصلہ کرنا ہو گا کہ یہ ساری سکیمیں اور ڈویلپمنٹ کے تمام کام لوکل گورنمنٹ کے کام ہیں ایم پی ایز اور ایم این ایز کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب میں اداروں کی مضبوطی کی بات کرتا ہوں، ابھی جناب وزیر اعلیٰ نے بھی اپنی تقریر میں اس کا حوالہ دیا کہ اداروں کو depoliticize کیا جائے۔ حالات بڑی تیزی کے ساتھ تباہی

کی طرف بڑھ رہے ہیں خدا نخواستہ اگر اس جنگ کو نہ روکا گیا تو کراچی جیسا منظر بھی یہاں پیش ہو سکتا ہے۔ کچہری، تھانہ، پٹوار اور دیگر اداروں میں سیاسی بنیادوں پر تقرریاں، پوسٹنگ اور ٹرانسفر بند ہونی چاہئیں۔ دو ایم پی ایز یا چار ایم پی ایز جا کر افسر کو تبدیل کروا کر اپنی مرضی کا افسر لگوالیں تو جب تک آپ ان اداروں کو depoliticize نہیں کریں گے اُس وقت تک ان اداروں سے عوام کو جو ریلیف مل سکتا ہے وہ نہیں ملے گا۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس کو depoliticize کرنے کا عمل شروع کریں، آپ آج ہی سے تہیہ کر لیں کہ آپ صلاحیت کی بنیاد پر لوگوں کو لگائیں گے، پریشر میں آکر کسی کو بدلیں گے اور نہ کسی کی پوسٹنگ کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! این ایف سی ایوارڈ یعنی National Finance Commission کے حوالے سے میں یہ کہوں گا اور میری قائد ایوان سے گزارش ہو گی کہ جس طرح national level پر ایک قومی ادارہ موجود ہے تو ہمیں پنجاب کے اندر اس طرح کے نئے ادارے کا قیام لازمی کرنا چاہئے کیونکہ صوبے کے سارے وسائل کی از روئے انصاف تقسیم ہونی چاہئے۔ اس میں صوبے کی تمام اکائیوں کو برابر کا حصہ ملنا چاہئے۔ اگر ہم Provincial Finance Commission قائم کریں گے تو لوگوں کے اندر جو احساس محرومی ہے وہ نہیں ہو گا۔ صوبے کے تمام حصوں کے اندر، یہ نہ ہو کہ کسی ایک شہر، کسی ایک ڈسٹرکٹ، کسی ایک پیارے ایم این اے یا وزیر کے حلقے میں تو اربوں کھربوں لگ جائیں اور بے چارے دوسرے کسمپرسی کے عالم میں اپنی بنیادی چیزوں کو بھی ترس رہے ہوں۔ اگر یہ ہو جائے تو پنجاب کی عوام کے لئے بہت بہتر ہو جائے گا۔ میں یہاں پر یہ ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے اداروں کو depoliticize کرنے کی بات کی۔ ساہیوال سے ہمارے ایک ایم پی اے مسعود شفقت پر روزانہ دو پرچے ہو رہے ہیں اور اس میں قوت وجود نہیں ہوتا لیکن پھر بھی پرچے درج ہو رہے ہیں۔ ڈی پی او، ایس پی اور ڈی ایس پی بے بس ہیں کہ ہم پرچہ خارج نہیں کر سکتے آپ ہمارا تبادلہ کروا دیں۔ انتخابات کے دنوں میں عارف والا میں پی ٹی آئی کے امیدوار نعیم ابراہیم جنہوں نے پچاس ہزار سے زائد ووٹ لئے، پولنگ والے دن گیارہ بجے ان کے خلاف ڈکیتی کی ایف آئی آر درج ہوتی ہے اور اس میں پچیس نامعلوم افراد کا لکھا جاتا ہے۔ پولیس پولنگ سٹیشنوں میں جا کر ان پچیس پولنگ ایجنٹوں کو اٹھا کر تھانوں میں بند کرتی ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

میاں محمود الرشید: اگلے دن پی ٹی آئی کے ایک کارکن کا murder کر دیا جاتا ہے پھر اس کے بعد اس کارکن کے باپ اور بھائی کو تھانے میں بلا کر چار دن سے محبوس کیا ہوا ہے۔ میں آپ کے توسط سے جناب قائد ایوان سے کہوں گا کہ خدارا اب یہ اکیسویں صدی کی دوسری دہائی ہے اس طرح کی کارروائیاں جس سے انتقام کی بُو آتی ہو اس کو ختم ہونا چاہئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کسی high level پر ہو رہا ہوگا لیکن آپ کے نیچے جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کو چیک کروائیں اور کوشش کریں کہ اس طرح کی کارروائیوں سے گریز کیا جائے تاکہ ہم بہتر طریقے سے آگے بڑھ سکیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قوت اور پاور کا جو ارتکاز ہے وہ گڈ گورننس کے لئے زہر قاتل ہے۔ اگر قائد ایوان ماشاء اللہ ان کی حکومت گڈ گورننس چاہتی ہے تو ہمیں power کو share کرنا ہوگا، سسٹم کو decentralize کرنا ہوگا۔ آج وہ دور نہیں ہے، یہ perception بہت گہری ہے کہ پنجاب کے اندر one man show ہے، میاں محمد شہباز شریف کے علاوہ یہاں پر کسی کو وزیروں کا نام نہیں آتا سوائے رانا ثناء اللہ کے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کسی ایک آدمی کے لئے humanly possible نہیں ہے کہ وہ بارہ چودہ وزارتوں کو look after کرے، ان کو plan کرے، ان کے بجٹ utilize کرے اور ان وزارتوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر سکے۔ میری خواہش ہوگی کہ آپ آئندہ اپنی ٹیم کو جو competent ہو، باصلاحیت اور محنتی ہو کو ٹاسک دیجئے اور ان سے نتیجہ لیجئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ اس طرح سے نہ کیجئے اور اس تاثر کو ضائع کیجئے۔ ان اختیارات کا ارتکاز گڈ گورننس کے لئے نہیں ہوتا ان اختیارات کو share کرنے سے گڈ گورننس کا عملی نمونہ اور ثمرات لوگوں تک پہنچنے دیجئے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نے بڑی دردمندی سے صحت کا ذکر کیا، تعلیم کے حصول کا ذکر کیا اور ایک نوجوان جس کے ساتھ زیادتی ہوئی، وہ murder ہوا اس کا ذکر بھی کیا۔ میاں محمد شہباز شریف کتنے لوگوں کو اس طرح تین ماہ اپنے ساتھ بٹھا کر ریلیف دلا سکتے ہیں؟ یہ possible نہیں ہے، جب تک آپ institutions کو حرکت میں نہیں لائیں گے یہ انفرادی سطح پر کام نہیں ہو سکتے۔ یہ ایک اچھی مثال ہے، یہ غریب پروری ہے اور یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ کی اس کوشش کی وجہ سے اس فرد کو انصاف مل سکا لیکن ایسے ہزاروں خاندان دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں، ان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ ہمیں اداروں کے ذریعے سے لوگوں کو relief دینا ہوگا۔ اپنی ذات کے ذریعے سے اور وزراء کے ذریعے سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! جہاں ترجیحات کی بات ہے تعلیم اور صحت، یہ پنجاب میں سب اچھا نہیں ہے۔ پانچ برس تک مسلم لیگ (ن) کی حکومت اس پنجاب کے اندر رہی اور جناب وزیر اعلیٰ نے خود کئی چیزوں کا اعتراف کیا، میں ان باتوں کو repeat نہیں کرنا چاہتا لیکن صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب کے اندر جہاں لاکھوں لوگ بے روزگار ہوں، جہاں پر سکول جانے والی عمر کے 16.1 percent لوگ جنہیں تعلیم کی سہولتیں میسر نہ ہوں، جہاں پر millions of peoples بے روزگار ہوں، جہاں پر صوبہ کے اندر اس کی financial position خطرناک حدوں کو چھو رہی ہو تو یہ سب اچھا کی علامت نہیں ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ قائد ایوان کو احساس ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ فوری توجہ کے طالب ہیں اور ان ترجیحات میں سب سے اولین ترجیحات جان و مال کا تحفظ، Law and Order اور صحت اور تعلیم یہ وہ بنیادی چیزیں ہیں، بدقسمتی سے آج عام آدمی، پنجاب میں بسنے والا ایک عام باسی غریب گھرانے کا فرد انصاف، روزگار، تعلیم اور صحت کی سہولت کا تصور نہیں کر سکتا۔ معاف کیجئے گا کہ ہم نے یہ ادارے تقریباً پچھلی کئی ایک دہائی سے پرائیویٹ سیکٹر کے رحم و کرم پر چھوڑ دیئے ہیں۔ ایک عام آدمی جس کی salary پندرہ بیس ہزار روپے ہے اگر اس کے چار بچے ہیں تو وہ ان سکولوں میں جو ہر گلی نکڑ پر سکول کھلا ہے اور ہزار ہزار، دو دو ہزار اس کی فیسیں ہیں آپ ذرا بجٹ بنا کر دیکھیں کہ کس طرح سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! یہی حال ہسپتالوں کا ہے، سرکاری ہسپتالوں کے اندر جا کر دیکھ لیجئے کہ کیا حالات ہیں؟ اس کی کتنی ضرورت تھی، پرائیویٹ ہسپتال میں کوئی جانے کا تصور نہیں کر سکتا۔ جناب چیف منسٹر آئندہ جب بھی بجٹ بنے ہم آپ سے یہ گزارش کریں گے آپ Law and Order، صحت اور تعلیم پر بھرپور توجہ دیں اور اس کے ثمرات عام آدمی تک پہنچنے چاہئیں۔ میری تجویز ہے کہ فوری طور پر بہت زیادہ نہیں بڑھا سکتے تو کم از کم ان صحت اور تعلیمی شعبوں کے اندر بجٹ کو دگنا کر دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بات چونکہ لمبی ہو رہی ہے انشاء اللہ مواقع آتے رہیں گے اور باتیں بھی ہوتی رہیں گی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہم سب دوستوں کو مل کر جدوجہد اور کوشش کرنی چاہئے اور اس خواب کو شرمندہ تعبیر کرنا چاہئے کہ جو خواب حضرت علامہ محمد اقبال اور حضرت قائداعظم نے دیکھا تھا۔ اس منزل کو پانا چاہئے جو منزل سوائے اس کے کوئی نہیں کہ اس مملکت خداداد پاکستان کو ایک جدید اسلامی فلاحی مملکت بنایا جائے۔ میں آخر میں کہتا ہوں کہ:

جبر کا موسم کب بدلے گا
ہم بدلیں گے تب بدلے گا
ساری عمر یہ آس رہی
وہ اب بدلے گا اب بدلے گا
محکوموں کو ملے گی شاہی اک دن
سب کا سب بدلے گا
بہت شکریہ
(نعرہ ہائے تحسین)

اطلاع

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ڈیرہ غازی خان کی جانب سے معزز ممبر کی سزا کے حوالے سے اطلاع

جناب سپیکر: جی، یہ ایک اطلاع ہے زیر قاعدہ 97 بابت سزا ممبر اسمبلی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ڈیرہ غازی خان قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 77 کے تحت میر بادشاہ خان قیصرانی ایم پی اے کی سزا کے حوالے سے اطلاع دی ہے جو کہ اس طرح سے ہے۔

It is respectfully intimated that Meer Badshah Khan Qaisraani, MPA (PP-240) has been convicted under section 82 of the Representation of Peoples Republic of Pakistan Act 1976 and sentenced to 2 years with fine of Rs.5000 and other offences in case FIR No.37 2012 PS City Taunsa Vide Judgement Dated 4-6-2013.

میرے خیال میں اب کافی ٹائم ہو گیا ہے تو میں آپ سے گزارش کروں گا۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ہمیں بھی موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر:آپ کو کیسے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: مسلم لیگ(ق) کے پارلیمانی لیڈر ہیں آپ ان کو موقع دیں۔۔۔

جناب سپیکر:ابھی نہیں،ایسے آپ بات نہ کریں۔دیکھیں!میری بات سنیں۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات:جناب سپیکر!وقاص حسن مؤکل کو پارلیمانی لیڈر کی جگہ موقع دینا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کس کو موقع دیں؟

سید وسیم اختر:جناب سپیکر!راناثناء اللہ خان اشارے توکررہے ہیں لیکن آپ ان کو نہ دیکھیں۔آپ ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات:جناب سپیکر!پہلے نمبر پر ہم ہیں ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔وہ دوسرے نمبر پر بول سکتے ہیں۔

جناب سپیکر:چلیں!بات سنیں،قاضی صاحب بول لیتے ہیں۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات:جناب سپیکر!وقاص حسن مؤکل کو پارلیمانی لیڈر کی جگہ موقع دیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر:یہ پارلیمانی پارٹی کے لیڈر ہیں وہ بولیں گے ان کو بولنے دیں۔چلیں!جی،میں آپ کی بات بھی سنتا ہوں۔قاضی صاحب!آپ بولیں.carry on please

معزز ممبران کی منتخب وزیراعلیٰ کو مبارکبادیں

(۔۔۔جاری)

قاضی احمد سعید:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جو رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی ہے جس نے ہمیں موقع عطا کیا ہے کہ ہم اپنے حلقے کی عوام اور صوبہ پنجاب کی عوام کی خدمت کر سکیں اور اس نے ہمیں اس ایوان میں بیٹھنے کا موقع فراہم کیا ہے اس کے بعد میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کے ارکان اسمبلی کی طرف سے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں خصوصاًان کو تیسری بار وزیراعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں۔یہ credit بھی ہماری پاکستان پیپلز پارٹی کی سابقہ حکومت کو جاتا ہے کہ جنہوں نے مشرف کے کالے قانون کو بدلا،آئین میں ترمیم کی جس کی وجہ سے آج میاں محمد نواز شریف تیسری دفعہ وزیراعظم اور میاں محمد شہباز شریف تیسری دفعہ وزیراعلیٰ بنے ہیں۔میں

خراج تحسین پیش کروں گا اپنی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کو جنہوں نے اپنی جان کی قربانی دی۔ انہوں نے کبھی آئین اور قانون پر کوئی compromise نہیں کیا اور ہمیشہ آئین کی بالادستی کی بات کی جن کی لازوال قربانی کی وجہ سے آج ہمارا ملک جمہوریت کی راہوں پر چل رہا ہے۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کو جنہوں نے پاکستان میں الیکشن بروقت کرائے۔آپ کو یاد ہوگا کہ الیکشن سے پہلے یہ چہ میگوائیاں تھیں کہ ملک میں الیکشن ناگزیر ہیں لیکن جن حالات میں جناب صدر نے وعدہ کیا اور الیکشن بروقت کرائے اور جس پیار محبت کے ساتھ انہوں نے کل میاں محمد نواز شریف کا اپنے بچوں کے ہمراہ استقبال کیا۔آپ نے دیکھا کہ کس اچھے انداز سے انہوں نے اقتدار کو پاکستان مسلم لیگ(ن) کے حوالے کیا۔ یہ اچھی بات ہے کہ آج میاں محمد شہباز شریف نے اپنے پانچ سالہ کارکردگی کے حوالے سے یہ بات admit کی ہے کہ وہ اس صوبے میں بے روزگاری، مہنگائی، تھانہ کلچر اور پٹواریوں کی لوٹ مار کو ختم نہیں کر سکے۔ جہاں انہوں نے پنجاب میں اصلاحات کرنی ہیں میری آپ کے توسط سے اُن سے درخواست ہے کہ بجٹ آنے والا ہے، بجٹ بننے والا ہے اور بجٹ جلد آئے گا میں یہ کہوں گا کہ پنجاب کی طرح جنوبی پنجاب سے بھی ان کو بہت بڑا مینڈیٹ ملا ہے لہٰذا میری یہ گزارش اور تجویز ہے کہ جنوبی پنجاب کے لوگوں کا اور جو لوگ اربابِ اختیار ہیں ان کا صرف دو باتوں پر جھگڑا رہا ایک وسائل اور مسائل کی تقسیم اور دوسرا روزگار۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میں آپ کے توسط سے جناب وزیراعلیٰ سے گزارش کروں گا کہ جیسے وفاقی حکومت نے این ایف سی ایوارڈ قائم کیا، یہ کریڈٹ بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کو جاتا ہے کہ اُنہوں نے این ایف سی ایوارڈ دیا جسے تمام صوبوں نے obey کیا اور خوش ہوئے کہ ہمیں اپنی آبادی کے حساب سے، اپنے criteria کے حساب سے فنڈز مل رہے ہیں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اسی بنیاد پر، اسی criteria پر جناب چیف منسٹر اور پنجاب گورنمنٹ پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ کا اعلان کریں تاکہ لیّہ کے لوگوں کو پتا ہو کہ اس فنڈ میں ہمیں کتنی رقم ملنی ہے، رحیم یار خان کے لوگوں کو بھی پتا چلے کہ ہمیں بجٹ میں development کے حوالے سے کتنے فنڈز ملے ہیں اور یہ جو بلاتفریق فنڈز اور اخراجات ہیں، لہٰذا میری یہی تجویز ہے، خواہش ہے اور ہمارے جنوبی پنجاب کے لوگوں کی یہ ڈیمانڈ بھی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ راجن پور کا بچہ، رحیم یار خان کا لڑکا، بہاولپور کا طالبعلم، ایچی سن کالج، گورنمنٹ کالج اور ایف سی کالج کے ساتھ compete نہیں کر سکتا لہٰذا جنوبی

پنجاب کے لوگوں کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کا علیحدہ ادارہ قائم کیا جائے جس میں وہاں کے بچے آپس میں مقابلہ کریں اور باعزت اور باوقار روزگار حاصل کریں۔آپ نے oath کے موقع پر بھی دیکھا اور آج بھی آپ نے دیکھا کہ اس ایوان میں ممبران کے بیٹھنے کے لئے کوئی گنجائش نہیں تھی اور آج میڈیا کے ذریعے حلقے میں یہ جو message گیا ہے جہاں سے یہ ممبران منتخب ہو کر آئے ہیں کہ ان کو سیٹیں نہیں ملیں اور وہ اس ایوان میں کھڑے رہے تو کیا یہ اچھا message ہے؟ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب اور موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو کیا رکاوٹ تھی، کیا ان کے پاس فنڈز نہیں تھے اور آج سے آٹھ سال پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب نے پنجاب اسمبلی کی نئی بلڈنگ کی بنیاد رکھی تھی آخر وہ کیوں نہیں بنی؟ راتوں رات انڈر پاس بنا لیتے ہیں، میٹرو بس بنا لیتے ہیں، مگر سات سو کلو میٹر، آٹھ سو کلو میٹر سفر کر کے آنے والے ممبران صوبائی اسمبلی جب ایوان میں آتے ہیں تو ان کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ کیا اس بجٹ میں وزیر اعلیٰ صاحب جو اپنے کئی منصوبے بیان کر رہے تھے کہ ایک سال میں ہم مکمل کریں گے۔ ہماری اس ایوان کے ممبران کی یہ demand ہے کہ ایک سال کے اندر پنجاب اسمبلی کی بلڈنگ مکمل ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری یہ بات بھی بڑی معیوب ہے کہ دور دراز سے آنے والے ممبران صوبائی اسمبلی نے اپنی رہائش کے لئے ایک ایک کمرے کو تین تین تالے لگا رکھے ہیں۔ چالیس کمرے ہیں اور ایک ہاسٹل ہے جو 1947 سے پہلے کا بنا ہوا ہے اور ایم پی اے ہاسٹل جو ہے وہ 1993 یا 1996 میں بنا ہے، آخر وہ کیا رکاوٹ ہے کہ جب ادھر رقبہ بھی موجود ہے، facilities بھی موجود ہیں۔ سو سو، دو دو سو ارب روپے کا بجٹ بھی موجود ہے۔ کیوں آخر ممبران صوبائی اسمبلی کا استحقاق مجروح کیا جا رہا ہے؟ آپ ایم پی اے ہاسٹل میں رہائش پذیر تھے، آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ ایک ایک کمرے کو تین تین تالے لگے ہوئے ہیں میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ممبران صوبائی اسمبلی کے لئے مناسب ہاسٹل اور ان کی رہائش کا انتظام کیا جائے اور رانا ثناء اللہ ہمارے بہترین دوست اور colleague رہے ہیں انہوں نے دو تین دن پہلے یہ بیان دیا ہے کہ ننھی منی اپوزیشن ہے، کیا کرے گی؟ میں آپ کے توسط سے ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یاد ہو گا کہ 1985 میں جب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اپوزیشن لیڈر تھے تو کیا وہ ننھی منی اپوزیشن نہیں تھی؟ اور میں مخدوم زادہ سید حسن محمود کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جب بھی اپوزیشن کا نام آتا ہے، اپوزیشن بنچوں

کا نام آتا ہے، اپوزیشن لیڈر کا نام آتا ہے تو مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کا نام پہلے آتا ہے اور ان کو یہ بھی یاد ہے کہ۔۔۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ ابھی بیٹھ جائیں ان کو بات کرنے دیں۔ (قطع کلامیاں) ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا، ان کو بات کرنے دیں۔ آپ کی بہت مہربانی۔ آپ میرے بزرگ ہیں تو مہربانی کر کے ان کو بات کرنے دیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ 1997 میں بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی اپوزیشن تھی اور تین، چار افراد تھے آج جو میاں محمد شہباز شریف نے تقریر کی ہے ہم اس کو سراہتے ہیں لیکن انہوں نے جو کچھ کہا ہے اس سے انحراف کیا۔ تھانہ کلچر کو پروان چڑھایا، کرپشن کو پروان چڑھایا، قبضہ مافیا کو پروان چڑھایا، غنڈہ گردی کو تقویت پہنچائی، رانا ثناء اللہ صاحب سُن لیں آپ کے توسط سے کہ اپوزیشن اور ان کا یہ کردار رہا کہ "بغل میں چھری اور منہ میں رام رام" تو انشاء اللہ العزیز یہ اپوزیشن پاکستان پیپلز پارٹی کے ارکان صوبائی اسمبلی جو اپوزیشن کا حصہ ہیں ہم ان کی بھرپور مزاحمت کریں گے، رکاوٹ پیدا کریں گے اور پنجاب کے عوام کے حقوق کے لئے آواز بلند کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں رانا محمد اقبال خان صاحب جو ہمارے سابقہ سپیکر بھی رہے ان کو بھی اپنی طرف سے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے ارکان صوبائی اسمبلی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آپ کی نظر جو نشانے پر لگے اُسے تیر کہتے ہیں
جو کڑی سے کڑی ملائے اُسے زنجیر کہتے ہیں
ملک و قوم کے لئے جو شہید ہو جائے اُسے بے نظیر کہتے ہیں

آخر میں، میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو اور سپیکر پنجاب اسمبلی کو اور آپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان ایجنسیوں کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس الیکشن میں کلیدی کردار ادا کیا اور نتائج آپ کے سامنے ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ ان ایجنسیوں کے نام بھی بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آگے آپ کو موقع ملے گا، آپ تشریف رکھیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں ابھی بتاتا ہوں۔ آج کا دن اچھا دن ہے چیف منسٹر صاحب oath لیں گے۔ ابھی بجٹ سیشن آئے گا تو ہم بتائیں گے۔ میں نے floor پر بات کی ہے تو میں floor پر ہی بیان کروں گا۔ میں آج مناسب نہیں سمجھتا وزیر اعلیٰ پنجاب بھی نہیں بیٹھے اور ایوان میں ممبران کی تعداد بھی کم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیئے بھٹو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری مونس الٰہی صاحب!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! سردار وقاص حسن مؤکل صاحب ہماری پارٹی کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر ہیں وہ ان کی جگہ بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں وہ خود یہاں تشریف فرما نہیں ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب والا! On his behalf میں بات کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر و معزز ممبران! السلام علیکم۔ میں بحیثیت ڈپٹی پارلیمانی لیڈر پاکستان مسلم لیگ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو دل کی گہرائیوں سے اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن چونکہ اس کی ذمہ داری مجھے دی گئی ہے تو اس لئے میں اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنے ممبران کی طرف سے کچھ سفارشات اس ایوان کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو جمہوری نظام کے لئے، عوام کی فلاح کے لئے اور اس صوبے کی ترقی کے لئے ہم پاکستان مسلم لیگ کے ممبران، اپوزیشن کے ممبران Treasury Benches کا ساتھ دیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اس چیز پر بھی گہری نظر رکھیں گے کہ جو کلمات، جو باتیں یا جن خواہشات کا اظہار اس صوبے کی ترقی کے لئے کیا گیا ہے اس پر حکومت پنجاب پورا اُترے۔ ہم انشاء اللہ آنے والے وقت میں ہر ممکن کوشش کریں گے چونکہ ہم بحیثیت پارلیمنٹیرین accountable ہیں۔ دس کروڑ عوام کے accountable ہیں، ہمارا اس floor پر، اس اسمبلی میں

ایک ایک لمحہ جو ہم قانون سازی کے لئے استعمال کر رہے ہیں، ہم اس عوام کے جنہوں نے ہمیں ووٹ دے کر اپنا نمائندہ بنا کر اس اسمبلی میں بھیجا ہے ہم ان کے دَین دار ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر دو تین باتیں اور بھی کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے جس طرح وزیراعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے کہ بجلی کا معاملہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ میرے خیال میں ہمارے پنجاب میں irrigation system, canal system بہت اچھا اور مؤثر ہے۔ اگر بجلی نہیں ہے تو ہمارے پاس نہریں تو موجود ہیں ہم کیوں نہیں ایسے اقدامات کرتے کہ جہاں جہاں ہمارا نہری سسٹم ہے ہم اس کو بہتر طریقے سے اپنے آبی وسائل بڑھا کر ہر اس زمیندار کی بہتری کر سکیں جو کہ اس وقت بہت تکلیف میں سے گزر رہا ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری معیشت میں سب سے بڑا مسئلہ rural urban migration ہے کیونکہ ہمارے چھوٹے شہروں میں ذرائع معاش نہ ہونے کے برابر ہیں اور عوام اس وجہ سے بڑے شہروں کا رُخ کرتی ہے۔ ہم آنے والے سالوں میں اس طرح کی پالیسیاں وضع کریں اس طرح کی enabling environment بنائیں تاکہ روزگار کے مواقع، لوگوں کے کھانے پینے کے مواقع، ان کی ترقی کے لئے ان کی فلاح کے لئے تمام مواقع ان کے گھر کی دہلیز پر ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اپنی نیت میں صفائی رکھیں گے ہم خلوص نیت سے چلیں گے تو ہم انشاءاللہ یہ کر سکتے ہیں۔ میں آخر میں تمام ممبران اسمبلی، اپوزیشن لیڈر، اپنے قائدین اور آپ کا بھی شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے ہمیں نمائندگی کا موقع دیا اور آنے والے وقت میں، میں امید کرتا ہوں کہ ہم ایک اچھی روایت قائم کرتے ہوئے انشاءاللہ بہتری کے لئے کام کریں گے۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب والا! ایک انتہائی اہم مسئلہ کی جانب آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے کیفے ٹیریا کو فی الفور چالو ہونا چاہئے۔ ہمارے بھائی خاص طور جو لاہور کے باہر سے آئے ہوئے ہیں ان کو بہت تکلیف کا سامنا ہے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جائے تاکہ یہ مسئلہ احسن طریقے سے حل ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیفے ٹیریا کے لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کیفے ٹیریا کا سسٹم بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ اس کی فکر نہ کریں، انشاءاللہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں آپ کو ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور آپ اس سیٹ پر بیٹھ کر بہت اچھے لگ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بات کرنے دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر پر میں آپ کو صرف مبارکباد پیش کرنا چاہتی تھی، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

سید وسیم اختر: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم o اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ o صدق اللہ العظیم۔ قال رسول اللہ ﷺ سید الکونین خادمہ او کما قال رسول ﷺ o

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع عنایت کیا ہے۔ یہ دو دن یعنی کل اور آج کا بھی، ملکی تاریخ کے شاندار تاریخی ایام ہیں کہ اس ملک کے اندر پہلی دفعہ یہ ہوا ہے کہ انتخابات کے ذریعے سے پُرامن ذریعہ سے transition of power ہو رہی ہے اور ملک جمہوریت کے سفر پر آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس موقع پر سب سے پہلے تو میں اس ایوان کے اندر جتنے بھی ممبران منتخب ہو کر آئے ہیں انہیں اس انتخاب میں، ان کے حلقہ کے عوام نے ان پر جو اعتماد کیا ہے اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح سے میں چونکہ بہاولپور سے منتخب ہو کر آیا ہوں میں اپنے حلقے کے عوام کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے تیسری دفعہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے مجھے پنجاب اسمبلی کے اس موقر ایوان کا ممبر بنایا ہے۔ اسی طرح میں بتدریج رانا محمد اقبال خان صاحب کو سپیکر منتخب ہونے پر اور جناب کو ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ماضی میں 2002 سے 2007 تک اسی نشست پر جناب شوکت حسین مزاری صاحب (مرحوم) تشریف فرما ہوتے تھے اور بڑے اچھے طریقے سے وہ اس معزز ایوان کو چلاتے تھے authoritarian تھے۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ آپ بھی انہی روایات کو آگے بڑھائیں گے۔ اسی طرح میں آج میاں محمد شہباز شریف صاحب کو تیسری بار قائد ایوان اور وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ بات بھی میں اس موقع پر کہتا ہوں کہ جماعت اسلامی پاکستان اس ملک کی ایک جمہوری، دینی اور سیاسی تحریک ہے۔ جماعت اسلامی نے مرکز میں اور صوبہ پنجاب کے اندر بھی پاکستان کے اور پنجاب کے عوام کی رائے کا احترام کرتے ہوئے، جمہوری اقدار کے فروغ کے لئے ووٹ دیا ہے۔ مرکز میں بھی قائد ایوان کے لئے اور یہاں پنجاب میں بھی قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف صاحب کو ووٹ دیا ہے لیکن اس موقع پر میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یقیناً ہم اس بات پر خوشیاں مناتے ہیں کہ جمہوریت

آ گے کی طرف چل رہی ہے لیکن یہ جمہوریت اور اس کے ذریعے سے بننے والی governances جب deliver نہیں کرتی ہیں، عوامی مسائل حل نہیں کرتی ہیں تو پاکستان کی تاریخ کے اندر وہ لمحات بھی آئے ہیں جب دن کی روشنی میں، رات کے اندھیروں میں آمریتوں نے شب خون مارا ہے تو ان جمہوری حکمرانوں کے رخصت ہونے پر کسی چڑی نے بھی پَر نہیں مارا اس لئے اب اتنے سفر کے بعد جمہوری حکمرانوں کو یہ سبق بھی سیکھنا چاہئے کہ اس جمہوری نظام کے ذریعے سے ان کو جو governance ملتی ہے وہ enjoy کرنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ غریب عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ اس موقع پر میں ایک دو اصولی باتیں آئین پاکستان کے حوالے سے بھی کرنا چاہتا ہوں۔ اس ملک کا آئین اسلامی ہے اس کے آرٹیکل (2(a میں یہ بات درج ہے کہ اس ملک کے اندر حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور اس ملک کے قاعدے اور قوانین کو قرآن وسنت کے مطابق استوار کرنے کے لئے ایک آئینی باڈی اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دی گئی ہے۔ یہ ایک آئینی ادارہ ہے اور اس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کی شرکت ہوتی ہے۔ اسے آئینی ادارے نے ماضی کے اندر اپنے کام کو مکمل کیا، محنت کی اور کم و بیش تمام قاعدے قوانین کا جائزہ لیتے ہوئے اتفاق رائے سے اس کا متبادل قرآن وسنت سے تجویز کر دیا۔ بدقسمتی سے یہ قاعدے قوانین عملی جامہ نہیں پہن سکے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو ممبران وہاں پر منتخب ہو کر پہنچتے رہے، جو بھی ان کے ذریعے سے حکومتیں بنتی رہیں انہوں نے اس آئینی ذمہ داری کو پورا نہیں کیا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں جہاں بھی قاعدے قوانین قرآن وسنت سے ہٹے ہوئے ہیں وہ آئین پاکستان کی خلاف ورزی بھی ہے۔ اس حوالے سے آج اس موقع پر یہ بہت ہی مناسب ہے کہ میں قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف صاحب کو اور ان کے توسط سے، اس ایوان کے توسط سے اور آپ کے توسط سے وفاقی حکومت کو بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ایک بنیادی آئینی ذمہ داری ہے اسے پورا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ میں اور آپ جانتے ہیں کہ اس ملک کے اندر ہماری عدالتیں اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے نہیں کرتیں، قرآن کے مطابق فیصلے نہیں کرتیں، شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تحت فیصلے نہیں کرتیں بلکہ انگریزی قانون کے تحت فیصلے ہوتے ہیں۔ میرا اور آپ کا رب اس پوری کائنات کا رب اور بادشاہ قرآن ذیشان کے اندر اس پر بہت ہی شدید پکڑ کرتے ہوئے اس بات کو قرآن کریم میں اس طرح ارشاد فرماتا ہے کہ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وہ لوگ جو میرے بھیجے ہوئے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ کافر ہیں"۔ یہ بہت ہی فکر والی بات ہے، ہمیں اس پر تشویش ہونی چاہئے۔ اسی طرح ملکی معیشت سود پر استوار ہے اور ہم نے جو قرضے لئے ہوتے ہیں ان کی اصل زر کی ادائیگی نہیں بلکہ

اس کے سود کی قسط کی ادائیگی کے لئے قومی اسمبلی ہر سال کم و بیش10۔ارب روپے پاس کرتی ہے اور صوبوں میں بھی اس مد میں اربوں روپیہ رکھا جاتا ہے اور اس کی ادائیگی ہوتی ہے۔ رب تعالیٰ قرآن ذیشان کے اندر باقی جرائم کا بھی تذکرہ کرتا ہے لیکن سب سے زیادہ غضبناک رب تعالیٰ سود کے حوالے سے فرماتا ہے اور رب اسے اپنے اور اپنے رسول کے ساتھ جنگ کے حوالے سے تشبیہہ دیتا ہے۔ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وہ لوگ جو سودی کام کرتے ہیں وہ میرے اور میرے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں" اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان، قومی اسمبلی اور سینیٹ کو اس طرف بھرپور طریقے سے توجہ دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے اس موقع پر دو چار اور بھی مختصر باتیں عرض کرنی ہیں، میاں محمد شہباز شریف صاحب نے جن مسائل کی نشاندہی کی ہے خوشی ہے کہ انہیں احساس ہے کہ ملک اور پنجاب کو کن مسائل کا سامنا ہے اور انہوں نے اس کے لئے اجمالاً کچھ حکمت عملی کا تذکرہ بھی کیا ہے۔اللہ سے دعا ہے کہ میاں صاحب اور یہ ایوان مل کر اس حوالے سے وہ تمام مسائل حل کرنے کے قابل ہو جائیں اور مسائل حل ہو سکیں۔یہاں تعلیم کی بات ہوئی ہے اس موقع پر مجھے یہ بات عرض کرنی ہے کہ تعلیم بنیادی حکم ہے جو رب تعالیٰ نے قرآن کے اندر سب سے پہلے وارد کیا اور پہلی وحی ہی اس طرح آئی کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ اللہ کے نبی ﷺ پر پہلی وحی بھی یہی نازل ہوئی تھی۔آپ دیکھیں کہ اس خطے کی زبان عربی تھی اس لئے قرآن عربی میں آیا اور رب تعالیٰ نے قرآن میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ میں نے یہ عربی میں نازل کیا ہے تاکہ تم آسانی سے اس کو سمجھ سکو لیکن بیرونی آقاؤں کے دباؤ کے نتیجے میں بتدریج پورے ملک میں Medium of education ذریعہ تعلیم انگریزی بنایا جا رہا ہے۔ پوری دنیا کے ماہرین تعلیم اس بات پر متفق ہیں کہ بچہ اپنی مادری زبان میں علم کو زیادہ سیکھتا ہے، بچہ دوسری زبان میں اتنا علم نہیں سیکھتا، انگریزی زبان سیکھنی چاہئے چونکہ آپ نے پوری دنیا سے interaction کرنا ہے، بیرونی ممالک جہاں انگریزی زیادہ بولی اور پڑھی جاتی ہے انہوں نے جو تحقیق کی ہے اس سے استفادہ کرنے کے لئے انگریزی پڑھنا ضروری ہے، پہلی جماعت سے پڑھائیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، عربی بھی پڑھانی چاہئے یہ قرآن کی زبان ہے اور گلف سٹیٹ کے اندر بڑی تعداد میں ہمارے لوگ ملازمتوں کے لئے جاتے ہیں اس لئے عربی بھی پڑھنی چاہئے۔چین جس سے ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں اور وہ ہمارا ایک soul trusted friend ہے اس کی زبان کو بھی سیکھنا چاہئے لیکن Medium of education اردو رکھنا چاہئے جو ہماری قومی زبان بھی ہے۔کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میری بچی

آٹھویں کلاس کا امتحان دے رہی تھی میں دوپہر کو گھر آیا تو دیکھا کہ وہ بیڈ پر بیٹھ کر ہل ہل کر کوئی چیز پڑھ رہی ہے میں سمجھا شاید قرآن پڑھ رہی ہے۔میں قریب ہوا تو دیکھا کہ انگریزی کی ایک کتاب ہے جسے وہ رٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔میں نے اس سے پوچھا کہ بیٹا آپ یہ کیا پڑھ رہے ہو کہنے لگی ابو یہ سوشل سٹڈی کی بک ہے کل اس کا امتحان ہے۔میں نے کہا کہ بیٹا جو کچھ آپ پڑھ رہے ہو اور جیسے ہل ہل کر پڑھ رہے ہیں جس طرح قرآن پڑھتے ہیں کیا آپ جو پڑھ رہے ہیں اس کی آپ کو سمجھ بھی آ رہی ہے؟ اس نے کہا کہ ابو سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آ رہا ہے لیکن ظاہر ہے کہ امتحان میں نمبر لینے ہیں تو میں رٹا لگا رہی ہوں۔اس ملک کے کم و بیش 99 فیصد بچوں کی یہی کیفیت ہے، اساتذہ سے بھی میرا interaction ہوتا ہے وہ بے چارے سرکاری ملازم ہیں احتجاج تو بلند نہیں کر سکتے اس میں اس موقع پر میاں محمد شہباز شریف صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اپنے اس وژن سے رجوع کریں اور بچوں کو علم سیکھنے دیں اور ان پر انگریزی نافذ نہ کی جائے۔

جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے یہاں پر یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ کرپشن ایک ایسا دیمک ہے جو ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے۔اس سے نمٹنے کے لئے جنگی بنیادوں پر اقدامات کرنے چاہئیں، محترم وزیر اعلیٰ نے سولر انرجی ٹیوب ویل کے حوالے سے بات کی ہے میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ وہ ماضی میں بھی دو دفعہ وزیر اعلیٰ رہے ہیں۔ابھی چند روز پہلے گندم کی خریداری مکمل ہوئی ہے اور وہی ditto عمل دہرایا گیا ہے، کسانوں نے شکایت کی ہے کہ وہاں چالیس کلو کی بجائے تینتالیس کلو وصول کیا جاتا رہا لیکن قیمت چالیس کلو کی دی جاتی رہی۔ بار دانہ اسی طرح محکمہ مال اور خوراک کا عملہ مڈل مین اور آڑھتیوں کو دیتا رہا اور مسلسل کسانوں کا استحصال جاری و ساری رہا ہے۔میں یہ عرض کروں گا کہ بے شمار مسائل ہیں جن سے یہ قوم پریشان ہے، غربت ہے، مہنگائی ہے بے روزگاری ہے، بڑی تعداد میں ہمارا نوجوان بے روزگار ہے، عورتوں کے مسائل ہیں، اقلیتوں کے مسائل ہیں ان سب کے حل کے لئے بہت ہی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! بہت ساری باتوں کی نشاندہی قائد حزب اختلاف نے کی ہے میں ان سب کو second کرتا ہوں اور میں اس موقع پر یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ جس طرح مرکز نے فنانس کمیشن ایوارڈ کیا اسی طرح پنجاب کے اندر ضلعی بنیاد پر فنانس کمیشن ایوارڈ ہونا چاہئے اور ہر ضلع کو معلوم ہونا چاہئے کہ وسائل میں اس کا کتنا حصہ ہے اور وہیں کی مشاورت کے ساتھ اسی ضلع میں اخراجات ہونے چاہئیں تاکہ یہ جو محرومیوں کی باتیں ہیں ان میں کمی واقع ہو سکے۔میں اس بات پر بھی متوجہ کرنا چاہتا

ہوں کہ حقیقت میں نچلی سطح پر لوگوں کو relief دینے کے لئے بلدیاتی ادارہ ایک اہم ادارہ ہے اس کی آئینی ضرورت ہے۔چونکہ اب یہ سبجیکٹ صوبوں کے حوالے ہو گیا ہے اس لئے پنجاب حکومت کو اس کے لئے فی الفور اقدامات کرنے چاہئیں اور جو بھی نظام وضع کریں اس کے نفاذ سے پہلے اسے مشتہر کیا جائے تاکہ پبلک اس نظام کے حوالے سے اپنی آراء کا اظہار بھی کر سکے۔اس موقع پر میں نے آخری بات یہ عرض کرنی ہے کہ ماضی میں جو ابھی اسمبلی گزری ہے اس میں جنوبی پنجاب کے صوبہ بنائے جانے کے حوالے سے اور بہاولپور صوبہ کی بحالی کے حوالے سے دو علیحدہ علیحدہ قرار دادیں پیش ہوئی تھیں میں خود بھی تحریک بحالی صوبہ بہاولپور کا سیکرٹری جنرل ہوں تو میں اس موقع پر یہ یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ پچھلی اسمبلی نے قرار داد پاس کی اور وہ قومی اسمبلی کے حوالے ہوئی وہاں پھر اس کا جو حشر ہوا وہ ہمارے سامنے ہے لیکن اب تو مرکز اور صوبے میں بھی مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اب کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ویسے بھی دس کروڑ آبادی کا صوبہ ہے دنیا کے اندر اس سے کم آبادی والے تو کئی ممالک ہیں، اتنے بڑے صوبے کو govern کرنا، انصاف فراہم کرنا کافی مشکل مرحلہ ہے۔چونکہ بہاولپور پہلے بھی ایک صوبے کے طور پر function کرتا رہا ہے viable تھا اپنی بنیاد پر چلتا تھا اور وفاقی حکومت سے کوئی گرانٹ بھی نہیں لیتا تھا۔بہاولپور کے عوام کی یہ خواہش اور دیرینہ مطالبہ ہے کہ بہاولپور صوبہ کو بحال کیا جائے تو اس حوالے سے یہ یاد دہانی بھی مجھے کروانی ہے۔اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ ہم سب کو پنجاب کے عوام کو ریلیف دینے اور نظام کی درستی کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔چودھری غلام مرتضیٰ صاحب!

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! جس دن سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب ہو رہا تھا اس دن مختلف جماعتوں کے قائدین کے علاوہ کسی اور کو بات کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔سب سے پہلے تو میں جناب سپیکر اور جناب ڈپٹی سپیکر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ کو اس ایوان کا بڑا شاندار اعتماد حاصل ہوا ہے۔آج کے دن کی مناسبت سے میں قائد ایوان محترم میاں محمد شہباز شریف اور قائد حزب اختلاف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔جیسا کہ اس وقت ایوان خالی ہو گیا ہے کہا یہ جاتا ہے کہ میں جناب کی وساطت سے ایوان سے مخاطب ہوں لیکن اب بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ میں اس وقت ایوان کے خالی بنچوں سے مخاطب ہوں اور جو چند لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کا مشکور ہوں۔یہ اچھی روایت ہوتی کہ جنہوں نے اپنی بات بڑی دیر تک سنائی اور ہم نے بڑے تحمل سے سنی تو تھوڑا تحمل وہ بھی رکھتے اور چھوٹی جماعتوں

کے نمائندوں کی بات بھی سُن لیتے۔ میں پاکستان مسلم لیگ ضیاءالحق کا پارلیمانی لیڈر ہونے کی حیثیت سے ان کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ گزارشات پیش کر رہا ہوں۔ میں خالی بنچوں کے سامنے تقریر تو نہیں کر سکتا لیکن آج کے دن کی مناسبت سے میں greet کرتا ہوں، ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں نے optimistic ہونے کے ناتے وزیر اعلیٰ کے حوالے سے جو باتیں اپنے دل میں سوچ رکھی تھیں، جو میرے ذہن میں submissions یا تجاویز تھیں ان کے حوالے سے مجھے خوشی ہے کہ آج کے نئے منتخب وزیر اعلیٰ نے جتنی باتیں کیں وہ سب جامع اور قابل تعریف ہیں اور کوئی ایک point بھی تشنہ نہیں رہا۔ لوگوں نے جو جو معاملات سوچ رکھے تھے اور جو تجاویز یا submissions ان کے ذہن میں تھیں ان سب کے بارے میں انہوں نے اظہار خیال فرمایا ہے۔ اللہ پاک نے ان کو یہ ادراک تو دیا ہے کہ وہ مسائل کو سمجھتے ہیں اور پچھلے پانچ سال ہم ان کو جدوجہد کرتے ہوئے دیکھتے بھی رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ پورا وطن ہمیں عزیز ہے لیکن جب پنجاب سے باہر کسی اور صوبے سے ہو کر آئیں اور موازنہ کر کے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ کی کاوشیں سب سے زیادہ ہیں۔ میں یہ حقیقت بتا رہا ہوں کیونکہ میرا سندھ میں جانا ہوتا ہے اور لوگ وہاں وزیر اعلیٰ پنجاب کے نام پر بڑا رشک کرتے ہیں۔ میں اس بات پر بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ اب وفاق میں بھی ان کی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ پہلے ان کا اختیار پنجاب سے باہر نہیں تھا۔ یہ جتنا بڑا mandate ان کو ملا ہے میں اس کو اقتدار کی بجائے آزمائش کے ساتھ تشبیہہ دوں گا۔ اس بار اقتدار سے زیادہ یہ ان کی آزمائش ہے کیونکہ لوگوں کی توقعات بہت زیادہ ہیں۔ آج کے دن کی مناسبت سے میں دعا گو ہوں کیونکہ میں criticism پر یقین رکھنے والا شخص نہیں ہوں۔ میرا خیال ہے کہ آج سب لوگوں خصوصاً قائد حزب اختلاف اور ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بڑی مثبت تجاویز دیں ہیں۔ ہم اس دعا کے ساتھ آغاز کرتے ہیں کہ اللہ پاک وزیر اعلیٰ صاحب کو ان کے ارادوں میں کامیابی دے اور اپوزیشن کو بھی اپنا مثبت کردار ادا کرنے کی توفیق دے۔ بہت شکریہ

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بھی مبارکباد دینے کے لئے ایک منٹ بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آگے آپ کو بات کرنے کا بہت موقع ملے گا۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے ممبران میں سے کسی کو بھی مبارکباد دینے کا موقع نہیں دیا گیا لہذا میری گزارش ہے کہ مجھے ایک منٹ بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے حکومتی بنچوں کی طرف سے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ میں آپ کو ڈپٹی سپیکر اور رانا محمد اقبال خان کو سپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کو 300 ووٹ لے کر اس ایوان کا قائد منتخب ہونے پر بہت بہت مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس ایوان کی وساطت سے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کو بھی تیسری دفعہ پاکستان کا وزیراعظم منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس ایوان کی وساطت سے اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف صاحب کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آج انہوں نے اپنی تقریر میں جو راہ متعین کی ہے اس میں ہم ان کے ساتھی ہوں گے۔ ہم ٹیم ورک کے ساتھ اپنے ملک، صوبہ اور حلقے کی بہتری کے لئے دن رات ایک کریں گے۔ میرا تعلق ضلع سیالکوٹ کی تحصیل ڈسکہ سے ہے جو کہ ایک صنعتی شہر ہے۔ سیالکوٹ پاکستان میں کراچی کے بعد سب سے زیادہ export کرنے والا ضلع ہے۔ تحصیل ڈسکہ میں زرعی آلات اور آٹو پارٹس کی صنعت ہے جس کے کم و بیش پندرہ سو کے لگ بھگ units لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ضلع سیالکوٹ میں surgical instruments اور کھیلوں کا سامان تیار کر کے export کیا جاتا ہے۔ اس ضلع میں کارخانہ داروں کو بڑے مسائل کا سامنا ہے۔ سرکاری ادارے، سرکاری انسپکٹرز چھوٹے صنعتی کارخانوں کو بڑے کارخانے ظاہر کر کے تنگ کرتے ہیں۔ میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ ایسے سرکاری آفیسرز یا انسپکٹرز جو چھوٹے صنعتی units کو ناجائز طور پر تنگ کرتے ہیں کے لئے قانون سازی کی جائے تاکہ ہمارا ملک زرعی ترقی کے ساتھ ساتھ صنعتی طور پر بھی ترقی کر سکے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں چند منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میرا خیال ہے کہ ابھی آپ کو آگے بہت سارے مواقع ملیں گے اگر آج مہربانی کر کے چھوڑیں تو بہتر ہو گا۔ آگے بجٹ سیشن آ رہا ہے آپ اس میں اپنی تجاویز دیجئے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!بے حد شکریہ۔سب سے پہلے تو مبارک سلامت لازم ہے۔آپ کو ڈپٹی سپیکر بننا مبارک ہو، سپیکر صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔آج آپ Custodian of the House کی Chair پر تشریف رکھتے ہیں تو اس کی میں خصوصی طور پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔ میاں محمد نواز شریف صاحب کو وزیراعظم پاکستان بننے پر مبارکباد دیتا ہوں اور خاص طور پر مسلم لیگ (ن) کو پورے پاکستان میں جو victory ملی ہے اس کی مبارکباد دیتا ہوں۔اس کے بعد میں کچھ جوابات دینا چاہتا تھا کیونکہ میرے محترم میاں محمودالرشید صاحب نے کچھ نشاندہی کی ہے۔یہ بات درست ہے کہ سب اچھا نہیں ہے۔ہمارا ملک پاکستان اس وقت جس نہج پر ہے اس لحاظ سے سب اچھا تو نہیں ہے لیکن اس کو اچھا بنانے کے لئے میاں محمد شہباز شریف صاحب نے جو پروگرام اور vision دیا ہے وہ بہت خوش آئند ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اجلاس کا وقت دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میاں محمودالرشید صاحب نے کہا کہ الیکشن چوری ہوئے ہیں تو میں اس کی تصحیح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ یہ تو "چور مچائے شور" والی بات ہے۔میرے اپنے حلقے میں پی ٹی آئی کے دو امیدواروں ایک ایم این اے کی نشست پر اشفاق صاحب اور دوسرے پی پی۔90 کے امیدوار نے لوگوں کو خریدنے کے لئے 30 کروڑ روپے تقسیم کئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:میاں صاحب!میرا خیال ہے کہ اس بحث میں نہیں پڑنا چاہئے۔الیکشن ہو گئے ہیں اب آپ مستقبل کی طرف دیکھیں۔آپ میرے لئے قابل احترام ہیں اس لئے اس بات کو چھوڑ دیں۔قائد حزب اختلاف کی بات کا جواب دینے کے لئے آگے آپ کو بہت سے مواقع ملیں گے۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!مجھے صرف یہ بات کرنے کی اجازت دے دیجئے کہ پیپلز پارٹی کے ہمارے ایک دوست نے یہ کہا کہ اپوزیشن بہت تھوڑی ہے۔میں بھی یہی کہتا ہوں کہ چھوٹی اپوزیشن ہے لیکن اگر اختلاف رائے تعمیری ہو تو یہ باعث رحمت ہوتا ہے۔چھوٹی اپوزیشن بھی بہت اچھا کام کر سکتی ہے۔ انہوں نے 1985 کی مثال دی ہے جب سید حسن محمود صاحب قائد حزب اختلاف تھے تو میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اُن کے ساتھ تین آدمی اور بھی تھے اور وہی اصل اپوزیشن تھے۔چودھری ریاض حشمت جنجوعہ (مرحوم) جھنگ سے تھے،جناب فضل حسین راہی فیصل آباد اور 1985 کی اسمبلی

سے میں یہاں پر زندہ کھڑا ہوں۔اُس وقت ان تین ممبران کی اپوزیشن تھی تو اگر اپوزیشن چھوٹی ہو لیکن اُس کا کردار تعمیری ہو تو وہ بہت باعث رحمت ہوتی ہے۔ میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے تھوڑے سے وقت میں مجھے دو چار باتیں کہنے کی اجازت فرمائی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، محمد شعیب اویسی صاحب!

میاں محمد شعیب اویسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! وقت بہت کم ہے۔ میں نے آپ کو ڈپٹی سپیکر بننے پر اور رانا محمد اقبال خان کو سپیکر بننے پر مبارکباد دینی ہے اور میاں محمد شہباز شریف کو اس ایوان کا قائد ایوان بننے پر بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔ میں میاں محمد نواز شریف کو وزیراعظم بننے پر بھی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی صاحب!

نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور میں صرف ووٹ دینے کے لئے حاضر ہوا لیکن جب میں پہنچا تو ایوان کے گیٹ بند ہو چکے تھے اور میں ووٹ دینے سے تو محروم رہ گیا۔ یقیناً میرا ووٹ میاں محمد شہباز شریف کو ہی جانا تھا اور میں نے اپنے ووٹ کے حوالہ سے وضاحت کرنے کے لئے ہی آپ سے ایک دو منٹ مانگے ہیں۔ میں رانا محمد اقبال خان، میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں نے میاں محمد شہباز شریف کی ساری تقریر سُنی ہے۔ میں 1985 میں میاں صاحبان کے ساتھ ہی تھا۔ میں اب تیسری بار اس اسمبلی میں منتخب ہو کر آیا ہوں۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ انہوں نے اپنی تقریر میں جو کچھ کہا ہے وہ اس پر انشاء اللہ عمل بھی کریں گے۔ میں اُنہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے ضلع خانیوال سے منتخب ہو کر آیا ہوں اور آزاد ہوں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ میں ہر جگہ پر میاں صاحبان کا ساتھ دوں گا۔ ضلع خانیوال بہت ہی پسماندہ علاقہ ہے تو میں اُمید کرتا ہوں اور میاں محمد شہباز شریف سے عرض بھی کروں گا کہ ضلع خانیوال پر خصوصی توجہ دی جائے۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے عثمان خان کھرل صاحب!

رائے محمد عثمان خان کھرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے رانا محمد اقبال خان کو سپیکر بننے پر اور آپ کو ڈپٹی سپیکر بننے پر بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا اس اسمبلی میں جو اتنا حسین امتزاج ہوا ہے اس کا اسمبلی کی کارکردگی پر بھی بہت

اچھا اثر پڑے گا کیونکہ آپ ماشاء اللہ جوان ہیں اور سپیکر صاحب بڑے منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں۔ پنجاب کی تاریخ میں جتنے ووٹ آج میاں محمد شہباز شریف صاحب نے لئے ہیں اتنے ووٹ کسی وزیراعلیٰ نے نہیں لئے اُس پر آپ کو، پنجاب کی عوام اور پوری پنجاب اسمبلی کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے مجھے ٹائم دیا اس کا بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جی۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ صاحب!

مہر اعجاز احمد اچلانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے پاکستان کی عوام کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا جن کے دیئے ہوئے مینڈیٹ کی وجہ سے میاں محمد نواز شریف وزیراعظم پاکستان بنے ہیں اور میں پنجاب کی عوام کو بھی مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا جن کے مینڈیٹ کے ساتھ میاں محمد شہباز شریف وزیراعلیٰ پنجاب منتخب ہوئے ہیں اور رانا محمد اقبال خان سپیکر پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے ہیں اور آپ سردار شیر علی گورچانی ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے ہیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ اپنی قیادت کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے آپ کو ڈپٹی سپیکر منتخب کر کے ہمارے علاقہ جنوبی پنجاب کو یاد رکھا اور اس موقع پر میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ الحمدللہ پاکستان میں جمہوریت جیت چکی ہے اور آمریت کو شکست فاش ہوئی ہے اور آج پوری دنیا نے دیکھا ہے کہ ایک آمر house arrest ہے اور وہ شخص جسے عوام کی تائید حاصل تھی، جو جمہوری طریقہ سے وزیراعظم بنا تھا اُنہیں شب خون مار کر سلاخوں کے پیچھے کر دیا گیا تھا آج دوبارہ وہ ایوان میں بطور وزیراعظم کام کر رہا ہے تو میں اس موقع پر اُن لوگوں کے لئے یہ کہوں گا جو جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں اور آمریت سے نفرت کرتے ہیں۔

غرور، سربُلندی بُلبُلے کو لے ڈوبی
گوہر نے تہہ نشیں ہو کر متاعِ آبرُو پائی

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ منٹ وقت اور بڑھا دیا جائے۔ جناب احمد خان بلوچ صاحب!

جناب احمد خان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ ٹائم مختصر ہے تو اس مختصر ٹائم میں، میں صرف مبارکباد ہی دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رانا محمد اقبال خان کو بطور سپیکر اور آپ کو بطور ڈپٹی سپیکر عالی شان کامیابی دی۔ رانا محمد اقبال خان نے پچھلے پانچ سال میں ایک مساوات قائم رکھی اور اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلے۔ یہاں پر میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا صاحب

کے ساتھ ایک واقعہ ہوا تھااور چاہے وہ اپوزیشن کے تھے تواُن کے خلاف ایک غلط پرچہ ہوا تھااور اُن کا استحقاق مجروح ہوا تھاتو سپیکر صاحب نے ایک ہی دن میں اُن کا پرچہ خارج کرواکر اُن کااستحقاق بحال کیا تھا۔ رانامحمد اقبال خان اور آپ اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں تو آپ سے یہی امید ہے کہ آپ انشاء اللہ معزز ممبران کے استحقاق اور عزت واحترام کاضرور خیال رکھیں گے۔

جناب والا!میں آج وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو ایک عظیم الشان کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں اور انہوں نے آج جو اعلان کئے ہیں اللہ تعالیٰ اُنہیں وہ پورے کرنے کی ہمت اور توفیق دے۔ ماشاء اللہ وہ اس صوبے کے لئے نہایت ہی ضروری ہیں اور پچھلے پانچ سال میں جس طرح انہوں نے عوام کی خدمت کی ہے زمینی آفات ہوں یا آسمانی،اس صوبے میں جب بھی کوئی پریشانی آئی ہے انہوں نے رات دن ایک کرکے اُن کی پریشانی دور کی ہے اور اُس کے نتیجے میں آج یہ ہوا ہے کہ عوام نے دوتہائی اکثریت سے میاں محمد نواز شریف کو اور میاں محمد شہباز شریف کو بھی اکثریت سے کامیاب کیا ہے کیونکہ یہاں ایوان میں اور جلسوں میں بھی یہ بات ہوتی تھی کہ جو تکالیف میں دُور کر سکتا ہوں تو یہ کہتے تھے کہ میں کر رہا ہوں لیکن مرکز کی طرف سے چونکہ رکاوٹ ہے وہ چیزیں میں دُور نہیں کر سکتا جیسے لوڈشیڈنگ، مہنگائی اور کرپشن کو ختم کرنے میں مرکز رکاوٹ ہے۔اس چیز کو لوگوں نے سمجھتے ہوئے اس دفعہ وہ چیز بھی ختم کر دی ہے اور مرکز میں بھی ماشاء اللہ (ن)لیگ کی حکومت اور صوبہ میں بھی (ن)لیگ کی حکومت بنی ہے اس لئے اب ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی ذمہ داریاں اور بڑھ گئی ہیں،اب وہ چیز ختم ہو گئی ہے کہ مرکز رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔اب ان کو کرپشن کو کنٹرول کرنا پڑے گا،لوڈشیڈنگ کو کنٹرول کرنا پڑے گااور مہنگائی کے خاتمے کے لئے کام کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر!میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب پر تو آفرین ہے کہ وہ تو خادم اعلیٰ کہلانا فخر سمجھتے ہیں۔ وہ خود تو خادم اعلیٰ بن کر کام کر رہے ہیں اگر وہ صرف یہ کر دیں کہ اپنے بیوروکریٹس کو بھی کہیں کہ وہ کم سے کم خادمِ عوام بن کر عوام کے کام کریں۔ اگر ان کو وہ خادم بناکر عوام کے کام کرادیں تو حقیقت یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ خادم اعلیٰ کہلانے کے حقدار بھی ہوں گے اور عوام بھی خوش ہوں گے۔وزیر اعلیٰ کو تو خادم اعلیٰ کہلاکر فخر ہو سکتا ہے لیکن جب تک بیوروکریٹس یا ہر ضلع کی انتظامیہ خادم بن کر عوام کا کام نہیں کرے گی تو اس وقت تک عوام کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ میری گزارش ہے کہ عوام کی خاطر وزیر اعلیٰ صاحب کو انتظامیہ کو یہ آرڈر دینا چاہئے کہ میں تو خادم اعلیٰ ہوں تم خادم بن کر عوام کی خدمت کیوں نہیں کرتے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔انشاء اللہ آگے آپ کو موقع ملے گا۔آخر میں الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب بات کریں گے۔میں باقی ممبران سے معذرت چاہتاہوں۔اب وقت بالکل ختم ہو چکاہےآخری ایک منٹ ہے۔ سردار شہاب الدین خان صاحب اور بلال یاسین صاحب جو میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں میں ان سے معذرت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ ان کو آگے پھر موقع دیا جائے گا۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب ڈپٹی سپیکر!میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ میں آپ کی وساطت سے جناب سپیکر،آپ،وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صاحب اور وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک پیش کرتاہوں۔میں یہ سمجھتاہوں کہ ملکی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہواہے کہ کوئی شخصیات تیسری مرتبہ برسراقتدارآئی ہیں۔میں یہ سمجھتاہوں کہ یہ نتیجہ ان کی اعلیٰ کارکردگی اور عوام کاان پراعتماد کا منہ بولتاثبوت ہے۔

جناب سپیکر!یہ ملک جیسے ایک اسلامی اور رفاہی ملک ہے تو میں یہ سمجھتاہوں کہ جب تک اس ملک میں مکمل اسلام کانفاذ نہیں ہوگااس وقت تک ہمارے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ میاں محمد شہباز شریف صاحب الیکشن کے دنوں میں ہمارے ہاں چنیوٹ تشریف لائے میں نے ان سے ایک وعدہ کیا تھا کہ آپ نے چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیاانشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ پورے ضلع میںclean sweepکریں اور پورے ضلع کی سیٹیں خواہ وہ صوبائی اسمبلی کی ہوں یا قومی اسمبلی کی ہوں وہ جیت کر (ن)لیگ کی جھولی میں ڈالیں گے۔ الحمدللہ اللہ نے ہمیں سُرخرو کیااس پر میں اپنی قیادت کو بھی مبارک پیش کرتاہوں۔ میاں محمد شہباز شریف صاحب نے چنیوٹ کے جلسہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ وہ اس مرتبہ برسراقتدارآکر چنیوٹ میںSteel Millکے قیام کو عملی جامہ پہنائیں گے۔اسی طریق سے دانش سکول کے قیام کو عملی شکل دیں گے اور چنیوٹ فیصل آباد روڈ پراےاسی بسوں کابھی اجراء کرائیں گے۔ میں یہ سمجھتاہوں کہ اب وہ وقت آگیاہے کہ میاں صاحب اپنے وہ وعدے جلد از جلد پورے کرنے کے لئے کوشش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اجلاس کی کارروائی کے لئے مزید پانچ منٹ وقت بڑھایاجاتاہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کسان کے مسائل حل نہ ہوں تو ہمارا ملک ترقی نہیں پا سکتا۔آپ گنے کی فصل کو دیکھیں جسے کاٹے ہوئے کئی مہینے بلکہ ایک سال کے قریب ہو گیا ہے لیکن payments نہیں ہوئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب!آگے بجٹ اجلاس آ رہا ہے۔آپ اس میں بالکل اس طرح کی تجاویز دیں گے۔آپ اب وقت کی کمی کے باعث مختصر بات کریں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!مل مالکان کو ہدایت کی جائے کہ وہ جلد از جلد کسانوں کو ان کی payments دے دیں۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آخری مقرر ہمارے بھائی جناب بلال یاسین صاحب ہیں۔جی، بلال یاسین صاحب!

جناب بلال یاسین: جناب سپیکر!بہت شکریہ۔مجھے آپ کو بطور ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے کی مبارکباد دینی تھی۔میں نے آپ کو اس لئے request کی ہے کہ اگر میں آج مبارکباد نہ دیتا تو مبارک باسی ہو جانی تھی۔مجھے ساتھ ہی ساتھ جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان صاحب کو بطور سپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد دینی ہے۔میں نے اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف صاحب کو بے مثال کامیابی پر مبارکباد دینی ہے۔

جناب سپیکر!میں نے ایک request کرنی ہے کہ ہم ایک لمبے process کے بعد اس ایوان میں آئے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں اپنے حلقہ سے ایک مرتبہ قومی اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا ہوں اور اس الیکشن میں دوسری دفعہ پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا ہوں۔مجھے Chair سے request کرنی ہے کہ ہم جس process سے آتے ہیں ہمیں اس کا تمسخر نہیں بنوانا۔آپ سب بھی اس process میں گئے ہیں تو سیاستدانوں کو لوگ شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ہم میں سے کئی لوگ ایسے ہیں کہ جن پر شک کیا جانا چاہئے۔اس ایوان میں کئی لوگ ایسے بھی بیٹھے ہوئے ہیں جو صرف اور صرف خدمت اور اپنی عزت کے لئے اس process میں آتے ہیں جو بہت خوفناک ہوتا جا رہا ہے۔میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ آپ کی Chair اور ان بنچوں پر بیٹھے ممبران کو اللہ تعالیٰ نے جو طاقت دی ہے جو پاکستان اور بالخصوص صوبہ پنجاب کے دس کروڑ عوام نے دی ہے۔ہم نے اپنی بہتر کاوش کے ساتھ لوگوں میں اپنا یقین اور اعتماد بحال کرنا ہے تاکہ ہم اور ہماری آنے والی نسلیں سیاستدانوں کے نام پر منہ نہ پھیریں۔ہمیں اسمبلیوں میں آتے ہوئے بیس بیس سال ہو گئے ہیں مگر جب ہم اپنے آپ کو متعارف

کراتے ہیں کہ ہم سیاستدان ہیں تو کسی بھی ذی شعور آدمی کے دماغ کی ایک دفعہ تو گھنٹی بجتی ہے اور وہ ہم پر شک کرتا ہے۔ ہمیں اپنی credibility بہتر کرنی ہے۔ میری آپ سے دست بدست یہ درخواست ہے کہ جب ہمارے ممبران purely اپنے علاقے کی بات کرتے ہیں اور ان پر تھوڑا بہت مشکل وقت آتا ہے تو اس وقت آپ اپنی Chair کی power کو exercise کریں کیونکہ ہمیں آپ سے بڑی امیدیں ہے کیونکہ آپ نوجوان ہیں اور نوجوان نسل کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے دیکھا ہے ان Chairs کو جنہوں نے اپنی پارٹی میں، میں کسی پارٹی کے لئے نہیں کہہ رہا ہو سکتا ہے کہ جو دوسری طرف کے لوگ ہیں جو ذہنی طور پر ہم سے اِس وقت پَرے ہیں اگر وہ بھی کسی cause کے لئے یا اپنے کسی right کے لئے آپ کو پکارتے ہیں تو مہربانی کر کے آپ اپنی Chair کی power کو ضرور استعمال کیجئے گا۔ آپ across the board سیاستدانوں کی credibility کو uplift کرنے کے لئے اپنا کردار ضرور ادا کیجئے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا۔ انشاء اللہ وقت آیا تو ایوان میں constructive discussion کے لئے اپنا حصہ ضرور ڈالیں گے۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ جنوبی پنجاب سے آئے اور اللہ تعالیٰ نے عزت دی، آپ اس وقت ایوان کے سپیکر ہیں اور الیکشن میں ڈپٹی سپیکر منتخب ہوئے۔ میں آپ کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں نے جو درخواست کی ہے kindly اس کو ضرور consider کیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انشاء اللہ۔ اب وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے میں رانا ارشد صاحب اور باقی ممبران سے معذرت کرتا ہوں۔ آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(2)/2013/895. Dated. 6th June 2013. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Makhdum Syed Ahmed Mahmud,** Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. 06 June, 2013 (Thursday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated: 06/06/2013 **MAKHDUM SYED AHMED MAHMUD**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"